

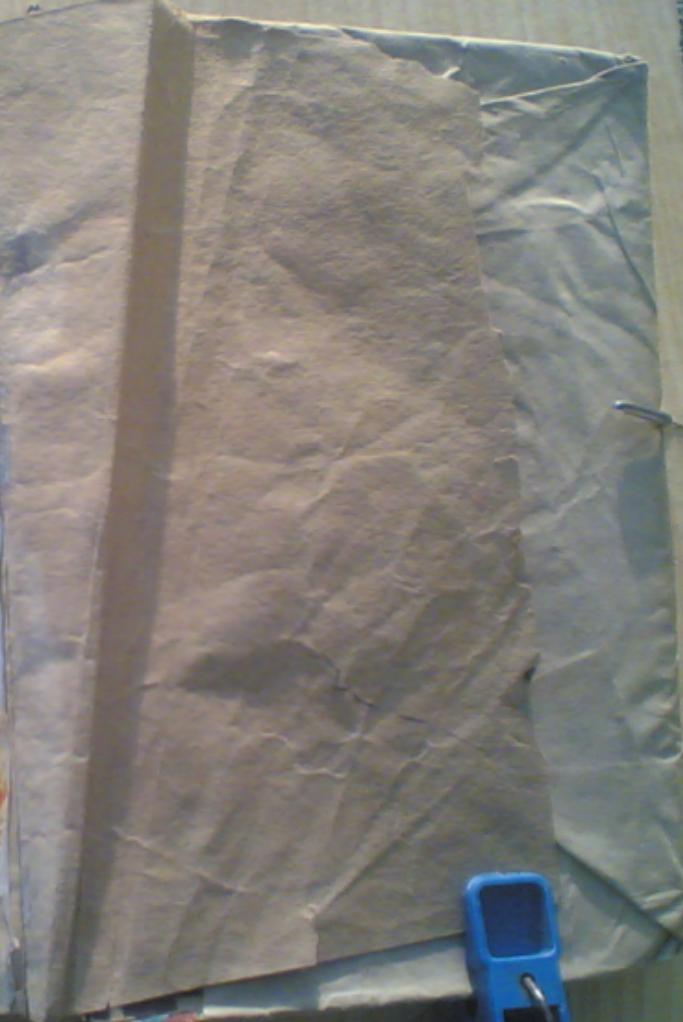
ڈیسٹریکٹ



ڈیسٹریکٹ



ڈیسٹریکٹ



Prepared by: S.Sohail Hussain

مکتبہ
معجم - ج

دُنیا

حصہ دو

حصہ دو

سالولیٹ آگر

منظور کلیم ایک

جمال پبلشرز - بوہرگھٹ مدنان

پا اسلامت کی تاریخ میں ایک بڑا انتصار

”عمران کی خوشی، عمران کی بُختی، ہمارا ناک مایر، یہ سلیمانیہ نو اور دگر دیوار
کے بعد قزم ایم اسے پیروز آئے کا ایسے لوگوں کا پیار اور لذتیں کا اپنے

زہر ملائی عمران

لیں دھشت ایک جم کو بلوک کے آج بیچ عمران پر ہونہ خارج کیا ہے۔
ایک بیکاری کا حس کا آغاز ہر ایک سال قبل ہوتا ہے۔ تکمیل حکومت کی تھی بے
بُختیوں سے بُختیں اپنے بُخوبی کو بیکار رہتی ہیں۔

رامس جو حکومتیں کو ایسا ادا خواہ کا بُخوبی تھا، نہیں تھے یہ بُخوبی اور ایک ایسا
سات ہزار سال کی بُخوبی و ملامتی تھا۔
بُخوبی تھیوں نے سات ہزار سال پہلے ایسی کے درست جم کے متلقی تھے ایسا
لودان کے ہے کے میٹھے خافر قرآن پر پاک اور سب سے
اولیٰ کوہت میڈیا ہونگے اپنے بُخوبی ایسی کی لائس کے لئے متابھے
کیا عمران ۔۔۔

خوبیت خودی — مولانا بابا فضل علی — قیمت ۱۵۰/-

حوالہ پبلشرز باؤنڈ بیکٹن

بیک تیر داچ گل بے حد صورت
قما کی کوکہ عمران دار الحکومت سے باہر تھا
اور دار الحکومت میں اخلاقی بُختی بُختی تھی۔
وزارت خارجہ کی ایم آئین خالی چوری
بُخوبی تھی اور جمیلوں کا ایمجی سک کوئی
پتہ بھیں تھا۔ اعلیٰ سرکاری صدقوں میں
لکھلی بُختی بُختی تھی سر سلطان اور سر
دھان سے کہ پر فریضت تک بے
پتہ تمام محلوں کی ایسیں ایکٹوں

پر بگل بھیں تھیں۔ ایک منے بھی دعوہ کیا ہوا تھا۔ علاں ایک لکڑ سرائی پر
 اکٹھنے کے لئے تھا جو پسکتا ہے مخلط بھی تایت ہب ملک زیر نے اپنے
 بھیک زیر کی محضیں آزاد فضا میں گئیں۔
 میں صندل بول رہا ہوں جتاب۔
 صندل کی آزاد آئی۔
 کیا بات ہے؟
 جتاب جہاں کہ میں نے عورت کی بے بھی ذہراً ایک آدمی حکر
 نظر آئی ہے۔
 کون؟
 سر دیکا شدید آئیں سر دماغ مخمور۔
 پیسیں کیا بات شکر کی علم ہر ہی ہے۔
 سر آج پچ اتم کے علاں ایک پیر ملک اس سے ملنے آیا میں نے
 قرث کیا کہ اس کی آمد سے مرد منظرِ خود کچھ بے چینا سے ہو گئے۔ انہوں نے
 قرداً چار دل طرف اس انداز سے رکھا جسے صعلم کر دیتے ہوں کہ کوئی ان کی
 طرف توجہ تو نہیں میں لکھ گیا چنانچہ میں ان کی طرف پوری طرح متوجہ
 ہو گیا۔ مرد منظرِ خود اسے رکھیتے ہوں کے ایک کونے میں ملے گئے
 اور پھر ان دونوں نے آہستہ آہستہ باہمیں کڑا شروع کر دیں میں اٹھ کر پہنچ

پر بگل بھیں تھیں۔ ایک منے بھی دعوہ کیا ہوا تھا۔ علاں ایک لکڑ سرائی پر
 اکٹھنے کے لئے تھا جو پسکتا ہے مخلط بھی تایت ہب ملک زیر نے اپنے
 بھیک زیر کی محضیں چھڈا دیئے تھے تھوڑی تھوڑی دیر بعد ان کی دپوڑیں اس تک پہنچ
 ہی تھیں۔ ابھی تک کوئی نتیاں دکر پورٹ اس تک بھیں آئی تھی ہے وہ جبار
 علاں کوئی لامیں آف ایکشن بناتا۔ اس وقت بھی دپوڑیں کے پاس بیٹھا جسماں
 یہ چینا سے صندل کی کال کا استھن کر دیا تھا۔ صدر کو اس نے دنارت علمر
 کے ذہر میں سر سماں سے بکر کہ جہر کا دیا تھا۔ یہ میں کہ اس کا جمال تھا نال
 کی حفاظت کا بدمست سائنسک انتظام کیا گی تھا۔ یہکہ جن ہر انتظام کا ترقی
 اپنے ساتھے کرائے تھے وہ تو ان کی بدستشی کر دے جلدی ہیں آئیں
 نہیں مان لکھ گئے کہ کسی کو پہنچی نہ پہنچا اور جنم نالی سے کہ پہنچتے ہے۔ اس
 کا مطلب تھا کہ اس نالی کے اختیارات کا بارہ ذہنی حافظہ سے ہی اٹا ہوا
 تھا۔ اس کا کہ دو صورتیں یہکہ ہر سکنیں۔ ایک تیکر کہ ذہن کا کوئی احاظہ پھر
 کا ساتھی ہے یا ہر جوں کو ذہن کے کسی ملکم کا تعدادی حوالہ ہے اس جیسا
 پہنچانے کے لئے اکٹھنے سر سماں سے بکر کہ صندل کو دنارت خارجہ کے
 ذہر میں سیکنڈ کا اس آئیں سر جو تھی کہ دیا تھا۔ صدر کی ذہنیت اسے
 ایک عجی کہ دہ بست مدد پر صعلم کے گاہ کی کوئی صورتیں ہے۔
 اچالک قلن کی چھینگ دند سے بکر ملک زیر نے چند لمحوں کر سیور

Prepared by: S.Sohail Hussain

بڑا مدد میں الگ انکار کر جب دہ بیڑ ملکی گلدارے توہس اس عین ملکی کا چہرہ لیزور
دیکھ سکوں۔ قہرناپنده منٹ بعد وہ عین ملکی گیٹ ہال سے باہر نکلا دہ
جب تیرے پاس سے گلزار توہس نے رشت کیا جسے وہ یونک اپ
تھا ہے رہنمیک ہے کہ اس کا یک اپ بہتری خا یکنہ ہیری نگاہوں سے
وہ پھپا شدہ سکا دہ ڈائٹر اڈگر خا دہ گیٹ سے باہر چل دیا چون کریں
ڈری یہ تھا اس نے بیڑا جات دفتر سے باہر نہ جا سکتا تھا۔ دفتر نہ کہ
کم اس کی کار کے بزر مذدر رشت کریتا ہاتھ میں سر طرف نظر محدود کو
چیک کرتا رہا۔ ہمہ سے رشت کیا کہ وہ کچھ بے پس سے سی۔ وہ اپنی بے
چہنی اور پریشانی کو دباتے کے لئے بہت کوشش کر رہے تھے یعنی وہ
ایسا کرنے میں پوری طرح کامیاب نہ پورے تھے آمنہ مامن ختم ہوتے
ہی وہ فرلاً دفتر سے باہر نہیں نہیں نے ان کا تھا تب کام سے تو وہ
سیدھے اپنی کوئی داعیت ۲۲ کریں دندرپر گئے آغا حکمہ دہان گزارے
کے بھادان کی کام بہر نکل اور پھر دہان سے وہ سیدھے ہول قیام میں
پہنچے۔ اسی وقت دہ ہول میں ہر جو دہیں اور میں ہول سے باہر ایک پلک
بوخسے آپ کو رپورٹ کے لیے ہوں۔

وہی تغیری کی ڈالی ٹو قولا ہول خیام میں نگاہِ دہان صفت موجود ہے وہ
ایک شخص کا تھا تک لا ہوا دہان گیا ہے، بھی شخص نے ایک عین ملکی دہان
ملنے کے لئے آئے تا توہر کو اس کی نگرانی کرنی ہو گئی اور غالباً ڈاہم

دیکھ سکوں۔ قہرناپنده منٹ بعد وہ عین ملکی گیٹ ہال سے باہر نکلا دہ
جب تیرے پاس سے گلزار توہس نے رشت کیا جسے وہ یونک اپ
تھا ہے رہنمیک ہے کہ اس کا یک اپ بہتری خا یکنہ ہیری نگاہوں سے
وہ پھپا شدہ سکا دہ ڈائٹر اڈگر خا دہ گیٹ سے باہر چل دیا چون کریں
ڈری یہ تھا اس نے بیڑا جات دفتر سے باہر نہ جا سکتا تھا۔ دفتر نہ کہ
کم اس کی کار کے بزر مذدر رشت کریتا ہاتھ میں سر طرف نظر محدود کو
چیک کرتا رہا۔ ہمہ سے رشت کیا کہ وہ کچھ بے پس سے سی۔ وہ اپنی بے
چہنی اور پریشانی کو دباتے کے لئے بہت کوشش کر رہے تھے یعنی وہ
ایسا کرنے میں پوری طرح کامیاب نہ پورے تھے آمنہ مامن ختم ہوتے
ہی وہ فرلاً دفتر سے باہر نہیں نہیں نے ان کا تھا تب کام سے تو وہ
سیدھے اپنی کوئی داعیت ۲۲ کریں دندرپر گئے آغا حکمہ دہان گزارے
کے بھادان کی کام بہر نکل اور پھر دہان سے وہ سیدھے ہول قیام میں
پہنچے۔ اسی وقت دہ ہول میں ہر جو دہیں اور میں ہول سے باہر ایک پلک
بوخسے آپ کو رپورٹ کے لیے ہوں۔

وہ کاگڈی
صحت میں سریکی ایسٹل پر اور سے اترے۔

Prepared by: S.Sohail Hussain

اُنگر کی دلورٹ بجھے پانچ مرائیں سپر میخی پر ہو گی۔ وہ صحنہ سے دہاکہ شناسی
عکا سر تھیں کرے گا۔ حمدہ اسے اشارے سے مظہر بہ عیر ملکی تواریخے لا۔
ادکھنے۔

اوور اپٹھاں بیک زیر دنے رسید رکھ دیا۔
اس کا پروگرام تھا کہ وہ خود بھی ہر سو چھام سنبھے اور صورت حال کا انقلاب کرے
اسن لئے اس نے دلورٹ پانچ مرائیں سپر میخی پر ہو گی دیا تھا وہ سر پر
ہمٹ رکھ کر رانش منزیل سے باہر آگیا اور تھوڑی دیر بعد اس کی کار بڑی
چیام کی طرف جلا گئی۔

مراں کی تین شکیں اور جڑت روپیا کے
ساتھ اٹھا کر کرے سے باہر آگئے اور
چھر دھ چاروں پلٹے بھٹے ایک اور
چھٹے سے کرے ہیں پلٹے گئے روپیاں
دہاں جا کر ایک کونے ہیں تین یا دھوکھیں
ٹڑے سے دیوار کھٹکا لی تو کرے کا
زرش ایک کونے سے مت لگی مراں نے
اکھیں چھپ کاہیں اسے نہیں ملکنگم کا یہ
طریقہ سبتوں آیا تھا۔

لکھ کی نہاد اور عذر را بالا لوٹو شی ۱۷
کی رائٹ تھیزیں ایک تھیست جو کے
اپنے اپنے وال میت نہ کرت کریت گے

ایک ایسا اور مقصوم ادا کی داستان جو ذات
پات کی میسبب پر چڑا دی کئی
سیارہ معلومیت اور دنال کی ایسی بیانیں ہیں
اوہ نویسی ۱۷ خوبیں کی دینے سے تھیست کی دوسری ملک، افغان
کے عذت سے محنت کی بنت تھا اور جنکے نہ سے دنال کی میرزا کرم
گرانا اور تھیمہ و ملکوں کے سفر کے ہاتھ ۳۰۰ پر



Prepared by: S.Sohail Hussain

کیٹھ شکل نے دہ فڑو دیکھا۔ دہ فڑو عمران کا تھا۔ تیکی تو نولڈ یکھ کر اس کے چہرے پر کوئی تاثر پیدا نہیں۔ اس نے لارڈ ایس سے توڑ عمران کی طرف بڑھا دیا۔ عمران اپنا فڑو دیکھ کر ایک لمحے کے لئے چنکا تیکی پھر لا پڑا جن گیا۔ جوڑت نے تھی ایک چمک عمران کے فوٹو کی دیکھی۔ لیکن وہ چھپ بیٹھا رہا۔

آپ اس شخص کو جانتے ہیں۔

دعا ہے عمران کو چنکتا دیکھ لیا تھا عمران سے مخاطب ہو کر اپنے چھپ جائیں۔

جیا جی۔

ٹھیک ہے میرے ساتھ پہن میں گولیاں کھیل چکا ہے۔
عمران دلبڑا اپنی عادت پر آگئی۔
کیا مطلب اے۔

اس بارہ پہاڑوں کی پڑھ۔

مطلب۔ مطلب سات ہے۔

عمران سے اپنے آپ کو سمجھاتے ہوئے کہا۔ کہوں کہ اسے خود۔
اس سہی کاکہ اس دقت پوزیشن نارک ہے روپا کو مشکل ہوتے

آدمی میرے ساتھ دعا ہے یقین بھی سڑھیں پر تقدم درکے بڑھتے ہے۔

اگدہ میں اس کے یقین چل پتے وہ مارہ سٹریٹ ہیل انگریز کے بعد دہ ایک مرے ہیں پہنچ گئے۔ دہاں ایک بہت بڑی میز پر ایسی برقی تھی۔ اس کے گرد کافی ساری اسریاں رکھی ہیں میرے تھیں یہ کوئی نیک رہنم مسلم ہوتا تھا۔ دہ چاروں رہیوں پر پہنچ گئے۔

اچھا میرے میز پر کاشت یعنی چاہتا ہیں۔

یہ کہ کہ دعا ہے میز کی دلائی کھولی اور ایک چھٹا سا لوٹ نکال کر زین رکھ دیا فوٹو کی پست اور تھی اس دہی کی گز نما رہتا ہے۔

اس کا حادثہ
کیونکہ میں سے وہجا۔

اس کا حادثہ آپ کو ایسا حسن مل جاتے ہاں۔ میرے خالیہ پر جاں پڑا کافی ہے۔
ٹھیک ہے۔

کیٹھ شکل نے کہا۔
اود دیپتے وہ فوٹو کیٹھ شکل کے ہاتھوں پکڑا ہیں اور خورست کیٹھ شکل کی طرف پہنچنے لگا۔

وہ گدھ جو نت سے خالی پوتل کو فرش پر پھکتے ہوئے کوٹ کی جیب سے دوسروی لوٹ لئا اور چند منٹ بعد اس کا بھیجی دہی حشر ہوا جو سڑھا نہیں کا مطلب ہے کہ وہ اس شخص کو اپنی طرح بلنتے ہیں۔ پہلی پوتل کا ہڈ پکھا تھا۔ روپیا کی آنکھیں حیرت سے پھٹ رہی تھیں۔ اُپ بہت شداب پتے ہیں۔

اس سے جو نت کی طرف دیکھتے ہوئے ہیں۔

اس کی بات چھوڑ دیے حالانکہ شراب ہی میتا رہتا ہے علاج سے کہا۔ روپا ایک طویل ساری لیٹے ہوئے کیٹھ شکل کی طرف متوجہ ہو گیا۔

سرخ چکر یا شخص ہارے نئے نئے مدت سے دیال مان بننا رہا ہے آہتا ہے۔ سچت اور جاک آہتی ہے۔ کسی سورت میں قایم نہیں تھا۔ اگر اپ سے نفع گرفتار کر کے لیں تو میں آپ کو آپ کے شایان شان کام دے سکوں گا۔

اسے کیا کہتا ہے کیا کوئی مارنی ہے کیلئے شکل سے ایسے بھیتے ہے میرا خصیب ہے۔

کیوں نہ اسے گولی مار دی جائے۔

کیٹھ شکل میں دیدار کر۔

ہنسیں ہیں اسے سماں سماں کے مارنا چاہتا ہوں۔

روپا نے کہا۔

اوے کے۔ سڑھا دیا۔ میرے خالی میں ہم کل اسے نہ دے گرفتار کرے۔

آپ کے پاس پہنچا دیں گے۔

کا کوئی موتحہ بھیں دیتا چاہیے۔

یکن روپیا کی کچھ میں کچھ شایا۔

سرخ چکر کا مطلب ہے کہ وہ اس شخص کو اپنی طرح بلنتے ہیں۔

کرن ہے یہ۔

روپا نے اشتیاق سے سوال کیا۔

سرخ چکر اس لحاظ ملی ہمارا ہے اور یہ ڈاکٹر یا جریل سرخان

کا بیٹھے اور کچھ بھی پالیں کے لئے کام کرتا ہے۔

شکل نے جواب دیا۔

بہت خوب بہت خوب۔ میں آپ کی معلومات کی داد دیتا ہوں۔

نئے مذاق پرستے ہوئے کہا۔

اسے کیا کہتا ہے کیا کوئی مارنی ہے کیلئے شکل سے ایسے بھیتے ہے میرا خصیب ہے۔

چو نہیں کی کچھ کوستے کچلا ہے۔

جو نت کو کیٹھ شکل کا دیا۔ ایک بار بھر تاکو اگردا یکن دو خون کے

گھوٹھ پی کر چکا ہو رہا۔ اس سے تھی کم کوت کے لئے براہمی کی بڑی

بڑیں نکالیں اور کارک اور کارک منہ سے گلایا اور اس دقت چھوٹا

جس دو پوری طرح مالی ہو گئی۔ اسے کافی دیرے سے طلب ہو رس ہو رہی

تھی روپا اسکا کارن متوجہ ہو گیا۔ وہ جو نت کو شداب پینا دیکھ کر جس

کپٹ شکیل نے بیپا سے مخاطب ہو کر کہا۔

اس کام کو آسان تر کیجئے، بیپا نے کپٹ شکیل سے کہا۔

آپ پھر سیری توہین کر رہے ہیں یہ کیا چیز ہے آپ کہیں توہین معز
معادن پر صدر کو جی گرفتار کر کے لاسکتا ہوں، کپٹ شکیل نے بخوب
سے کہا۔

اد کے مجھے خوشی ہو گی۔ بیپا نے کہا اور پھر معاذہ کھون کر توہین کو
نکال کر کپٹ شکیل کے خانے کر دی۔

کپٹ شکیل نے اپ را بھی سے دھگنی اٹھا کر اور کوٹ کی جیسی میز

آپ کے پچھے ٹکڑا دیں، بیپا سے پوچھا۔

بینیں آپ ہمیں راجمات ہیں، ہمیں ابھی اسے تلاش ہی کنابے۔

اد کے دل بی گڈک فریلان۔

بیپا نے بخوبی کہا۔

اد ددھ چادر دیا گھر کے پورے تہران سے باہر نکل کر دہ دس کر۔

میں آئے اور ایک طبلداری سے گلرتے ہوئے بخوبی کیسے ہیں گیت۔

باہر رکھنے۔

خیام نے کار و قصر کے آگے درد کی
اور خود پر قبر تقدیر اٹھاتا سر رحمان کے
دنتر کی طرف جیل دیا سر رحمان اس کے
انتظار میں ہی تھے میسے ہی چڑپا کی تے
خیام کی آمد کی اطلاع دی اہمیت نے
خوار اندر بلایا خیام نے خوس کیا
کہ سر رحمان کا موٹی بڑی طرح آتہ ہے
اہمیت سے خیام کو میٹے کا شارہ کیا
دیا ہے کہی پر بیٹھ گیا۔
سر رحمان فیروز طاف اور نامی بند کر کے

۲۳

کرتے ہو۔ یہ سوتھ و کر اگر اس پختہ کیس مل دہ ہوا تو میں استھنے دے دوں
چاہا اور میں ساتھ تھیں بھی استھنی دینا پڑتے گا۔ یہ میرا فیصلہ ہے چاہے
کچھ کر دیجئے ایک پختے کے اندر اندر جنم چاہی۔
بہتر جناب۔

فیاض نے آپ سے آزادی میں کہا۔

اب بنا کرے ہو۔ سر زمان نے ایک اور خال رشے سے نکلتے
روئے کہا۔

اور فیاض سیدھت کر کے ذفتر سے باہر آگی۔ اس نے کار لار ددداڑہ کھولا
اوہ پھر کار لار خ عربان کے طیث کی طرف ہو گیا۔

عربان اپنے فیٹ میں ہمیں تھا۔ فیاض کا مود بڑی طرح آت تھا۔

اس کی بھروسہ ہمیں کاملا تھا کہ وہ آج کیا کرے آج کل عمران بھا خیر
حاضر تھا وہ حضد کر سکتا کہا بہا جائے اس کی کارا دھر غیر مختلف

سڑکوں پر کچھ اپنے چڑی تھی۔ اور دوہ کیس کی گھنیاں سلبھانے میں بو تھا۔

اسے معلوم نہیں تھا کہ ایک سبز رنگ کی کار دفتر سے برادر اس کا تھا قب

گر کیپے اچاک بیان کی کار کا رج ساصل سندھ کی طرف سو گیا شاید

وہ فہری کیسوں لئے ساصل سندھ پر کچھ قفر صح کرنا چاہتا تھا ساصل احمد
کی طرف جاتے دا یہ شرک عموماً سستان دیتی تھی۔ اچانک فیاض چک

۲۲

میر کی دراز میں دیکھی اور فیاض سے مخاطب ہو گیا۔
یہ کیا حرکت تھی؟

جانب مجھے شک تھا کہ اہم نے پھر پر گولی چلانی تھی۔
تمہارا دعائی خراب۔ بحدسرانا۔ میسے محظی آدمی کو کیا ضررت

کر دے تم پر گولیاں پھٹاتا ہے۔

فیاض کیا جواب دیتا۔ خاموش ہو گیا۔

غائبگی کیس ناکیا ہتا۔ جس نے قبیل ایک پختے کا وقف دیا تھا میر

خیال میں آتا ایک پختہ چڑیاے۔

سر زمان نے پوچھا۔

سرمیں اپنی پوری کوئی کوئی کردیاں ہوں۔

فیاض نے آپ سے کہا۔

قیامت دیکھو تمہاری کستی یا کم قوتی کی وجہ سے میرا نگہ بندہ نام ہے
سیاہے۔ بہت کم کیس ہم سے مل کئے ہیں میں نے بھی ایک پختے کا تھا۔

اسکے یا قاتا کم ایک پختے کے انہ کیس مل کر تو یکوں کر چھے گد
تھا کہ اگر ایک پختے کے انہ کیس مل دھا تو وہ دنارت غاریہ کی بیک

سرمیں جلدی جائے گا اور دی جوا یکن میں نے پوری شکل سے ایک بدھ

کی اور پہلاتی مل ہے اب یہ تم پر منحصر ہے کہ تم اس درس سے پختے ہیں کہ

سیٹ پر بیٹھ گیا بیٹھنے سے پہلے ایک شخص نے نیا من کے ہمراڑ سے
کارڈ کے بالکل چھپے تھے۔ اس نے اپنی گاٹی سامنے پر کر لی۔ سبز رنگ کی کارڈ
تیری سے اس کی کارڈ کو کارڈ کرنے ہر لمحے آگے نظر آئی۔ اور پھر فینکوں
پوری قوت سے بیک جاتے پڑتے درست ایک شہنشہ ناگوریہ غنا کا اس کرنے
چل رہا۔

اپ لوگ کون ہیں اور کیا چاہتے ہیں۔ نیا من نے ساختہ داے سے اپنچا۔
خانوشاں بیٹھے رہیں اس نے دھکی آمیز لمحے میں کہا۔
اور نیا من خون کے گھوٹٹ پی کر رہا گیا۔

بیٹھ کا تیری سے چل۔ اب اس کارڈ نہ شہر کی طرف تھا۔ نیا من نے موکر
دیکھا۔ اس کی کارڈ چھپے تھی۔ اس کی آری تھی۔ جھروں کا کوئی سماجی اسے چلا
رہا تھا۔ شہر کے تیرب اک کارڈ کی۔ اور پھر فینکوں نے کارڈ کا دھولا کھولا
ادھی قابل کوئی تھا۔ اسے کے لئے بکا۔ نیا من بھی ہی چھپے اتنا ٹھٹھا گیوڑ نے
اس کے دندن پا تھرس سے یعنی باندھ دیے اور پھر ایک سیاہی اس کی
آنکھیں پر ہاندھ رہی گئی اسے عمارہ کار میں بیٹھے کا حکم دیا گیا۔ نیا من سے
سوچا شاہزادہ تھس کیس پاہی کی نظر اس پر پہنچا اور پہنچنے کی وجہ کرو دکار
کا تھا قاب کرے یعنی اسے معلوم نہیں ہوا کہ اس کے کار کی گھروں پر پردے کوئی
دیئے گئے تھے۔ کافی دیر بعد کار کی اور سپر خانہ کو یعنی اتنا لگا میلان
کا دباؤ اب بھی اس کی پسیوں پر موجود تھا۔ ایک شخص اس کا بازدیکر کرئے

پڑا کیوں کار سے یعنی سے ہارن کی آغاہ اسناہی دی سبز رنگ کی کار اس کی
کارڈ کے بالکل چھپے تھے۔ اس نے اپنی گاٹی سامنے پر کر لی۔ سبز رنگ کی کارڈ
تیری سے اس کی کارڈ کو کارڈ کرنے ہر لمحے آگے نظر آئی۔ اور پھر فینکوں
پوری قوت سے بیک جاتے پڑتے درست ایک شہنشہ ناگوریہ غنا کا اس کرنے
والی سبز رنگ کی کارڈ پر ترقی سرگئی تھی۔ نیا من کے ذہن میں ایک
لفظاً بھرا "خطہ" لیکن اس سے پہلے کہ دہ کوئی نیصر کرتا سبز رنگ کی
کار سے نوازدی ہاتھیں ریوا اور خانے بڑی تیری سے اسکا کار کے
تیرب اسے اور پھر نیا من کی کار کی دندن کھو دیکھ سے دیبا اور دی کی نایس نظر
آئے گیں۔

یعنی آخر، ایک سادق کی بھاری بھر کر آواز آئی۔
یہ کیا حرکت ہے۔

نیا من اس تدریسے سنبھل گیا۔

جدیدی کہ، یعنی اتوبو۔ دندن گوئی کسی پر نہ دھڑکتا لامی نہیں کرتی۔
یہ کہ کر دیبا اور داے نے کار کا دندانہ بھلکے سے کھول دیا۔ اب نیا من کے
یعنی اکرم کے علاوہ اور کوئی چالوہ نہیں رہا۔ اس تھا دہ باتھا اپنے کے
یعنی اتنا اور پھر وہ دندن اسے کر کرتے ہوئے سبز رنگ کی کار کے تیرب
لے آئے کار کا دندانہ کھلا اور نیا من ریوا اور کے دباؤ کے نتیجے میں "مکمل

تپیں اس سے کیا کام ہے؟
فیاض نے پوچھا۔
اس سے تمہارا کوئی مطلب نہیں۔
اُس نے جواب دیا۔
تو پھر اس کا پتہ نہیں بتا سکتا۔
دیکھو تم صدھ کرو۔ اس کا پتہ تلادد درست میں سختی پر موجود ہے جاؤں
تم۔ نقاب پوش کی آزادی بھی نرم تھی۔
جیسے تک تم اس سے کام نہیں تلاڈ گئے میں اس کا پتہ نہیں بتا دیں
گا۔ فیاض کے پیچے سی سختی خالیان تھی۔
میں اس سے ایک ضروری کام ہے ہم اس سے مٹا چاہتے ہیں۔
وہ ضروری کام کیا ہے۔
یہ پہنچی بتایا جا سکتا۔
تو پھر اس کا پتہ بھی نہیں بتایا جا سکتا۔ فیاض نے ترکی یہ ترکی جواب
دیا۔
پہلی۔

نقاب پوش کے پیچے میں عزمت وعیدہ سود کر آئی۔ اس نے پاس کھٹکے
ہوئے ایک آدمی کا شارہ کیا وہ باہر ملا گی۔ تھرڈی دیر بعد وہ ایک سرخ

اسے غصت کر دی سے پھر تباہ ایک ہال کمرے میں لے گی۔ دیباں جا کر اسے
ایک سلدن سے بالندہ دیا گیا اور پھر اس کی آنکھوں سے پیشانِ حکیمی دی گئی۔
جیسے ہی اس نے آنکھوں سے پیشانِ حکیم اس سے دیکھا کر وہ ایک ہال
کمرے میں ہے۔ میں میں ایک شخص مذپر نقاب ٹالے کر کیا پر بیٹھا ہے باقی
دی روگ تھے جو لے لے آئے تھے۔

کر کے پر بیٹھا جانا نقاب پوش امتحن کھڑا رہا آہستہ آہستہ چلتا ہوا اس
کے ترب آیا اس کی آنکھیں نقاب کے اندر سے بچ رہی تھیں۔

تم اپنے نسلت فیض ہیں۔
اس نے حضرت ہرپے پوچھا۔
پاں۔

فیاض نے مختصر سا جواب دیا۔ اس کی کچھ میں بھی آدیا تھا کیہی وگ اسے
کیون پکڑ کرے آئے ہیں اور کون ہیں۔ کی بیکی تاریکیں دائے ملزم ہیں۔
تم علی عذر ان کو جانتے ہو۔

اس نقاب پوش سے دوسرے سوال کیا۔
اعدیا من پر جک پڑا۔ ایک لمحے کے لئے حیران رہ گیا اور پھر اس نے
اثمہت میں سرخ طبلہ۔

تم اس کا پتہ تلاش کتے ہو؟ اب تھاں پوش کی آزادی میں زری آئی تھی۔

تھے۔ دلدار کردہ گیا اب خارش شدت اختیار کی تباہی تھی اب اس کے سارے جسم میں بھلی کی شریدن ہو گئی تھی۔ فیاض نے ہاتھ کھوئے کے لئے زور لگانا چاہا۔ یہکے ہاتھ میڈیٹے سے بندھے ہوئے تھے خارشی بڑھتی چاری تھی۔ فیاض سخت تلکیت محسوس کر رہا تھا۔ تلکیت کی شدت کی وجہ سے اس کو پینے آگئے پھر تلکیت ناکابن برداشت ہو گئی۔ اس کا سالہ خون سوت کر اس کے چہرے پر رائی پھر تلکیت کی شدت سے اس کی چیخ نکل گئی۔ سارے جسم میں شدید خارش ہو رہی تھی۔ اور وہ کجھ سے مجبر ہوا۔ چہرے کے مقتنے مثالمان تھیں جنکے لئے کیس اور وہ بھلی کی طرح ترپنے والا خارش بڑھتی جائے گا میرے دوست۔

تعاب پر کشنے المیانہ کے کہاں

اد دشی من کا دل چاہا کہ اس تعاب پر کشنے کی گرفتاری دے۔ وہ ترکیب رہا تھا: ہمچوڑا رہا تھا اور دسب روگ الہیان سے کمرے عاشرہ دیکھ رہے تھے۔

بیتا ہوں پیدا ہوں۔ فیاض کی زیادا سے آخر کار یہ جملہ یہ اختیار کھو گیا۔

پتا دو۔ تعاب پر کشنے المیانہ کے کہاں۔

پہلے یہ خارش شتم کر د۔

لئے امداد اعلیٰ ہوا سرتخ میں کوئی سرتخ زنگ کا سیال بھول پوچھا۔

یہ دیکھو اس سیال کو حذف کے دیکھو اس کے جسم میں جاتے ہی تم سب کچھ صحیح تباہ دے اس سے جو خستہ تباہ ہے۔ اس کا تم زندگی تکور بجا پہنچ کر سکتے۔ چنانچہ بہتری ہے کہ تم سبکے تباہ۔

تم جو کچھ کرنا چاہتے ہو کرو۔
فیاض نے مصروف لپھیں کیا۔
اد کے۔

نقاب پوش نے کہا اور پھر اگے بڑھ کر اس نے جھٹکے سے فیاض کی قیضی باند سے چھاڑ گئی۔ فیاض بندھے ہوئے ہوتے کی دبے مجبو رقا۔ دہ کس اکرہ گل۔

نقاب پوش نے ایک ٹھوڑی تفت کیا اور پھر سر پر کی سویں فیاض کے باند میں گھوڑپ دی۔ سرخ رنگ کا سیال آہستہ آہستہ اس کے باند میں جاتے لگا۔ فیاض کو ایسے محسوس ہوا ہے اسے ہند اکری ہوا اس کی ٹکیں بچیں ہوتے گئیں۔ اسے سکن سامنے ہونے لگا۔ وہ جیلان قعا کر کیا ہزارہے تعاب پوش نے سویں باند پہنچ لی تھی۔ اور اب بیزند فیاض کو دیکھنے لگا۔ ایک سینکڑا باند فیاض کو کیوں نہ سوسا ہوا جائے اس کے چہرے پر خارش ہو رہی ہے اس نے بے اختیار ہائے گلنا چاہا۔ لیکن باہم بندھے ہوئے

او کے اس نے ساختہ رکے آرڈی گواٹارہ کیا دہ توڑا بائپر چلا گیا اور تھوڑی دیر بعد وہ اند آیا تلوں کے پا تھوڑی جیسی ایک گلاس تھا جس میں تردد گک لاسیاں تھا اس نے دہ گلاس تھا کے سختے لگا دیا قیاس نے ترپتے ہوئے دہ پی لیا جیسے ہی دہ سیال میاں کے سبق سے نیچے اتنا نیچیں کوئی محکم ہوا کہ جس کے جنم پر پرت پڑتی ہے کمپل بالکل غائب پڑ گیا۔ اور وہ بے دم سا ہو گیا۔ اسے کھدا اور انہم بزرگین میں پندر کر دو، نقاب پوشی سے ایک آرڈی سے کہ اس کے شمعن کل بسا کوئا خیال کرے گا۔ اور خود کر سے بائپر چلا گیا۔



شامل
عذر یا الوعشی کے تلمیز
ایک یادگار اسلامی معاشرتی گاول

دہ دھر کرنے والی کی ایک سماں پر
لماں سے

جس کو آپ موات فرموش دکوئیں گے
سینہ کا خذ — نوبوت مرد رق — قیمت ۳۲/- رپے

جمال پبلیشورز - پوسٹر گریٹ ملٹان

بیت نکست تم سب کچھ نہیں بتا دے گے یہ خارشتم ختم نہیں ہر بکتی لیکن میں مر رہا ہوں میری آزاد نہیں نکلتی۔ میاں من تھے چینوں کے دریا پر کہ کچھ بھی بوجب تک بتا دے گے ہمیں یہ خارشتم سختی بتائے گی جیسا کہ تم میں طبع یافتے ہو۔ اور پھر بھور ہو کر میاں نے عمران کے نعمیث کا پستہ بتک دیا۔ یہ تو ہم بھی جانتے ہیں ہے بتا دا راج کل دہ بکاں ہے۔ نقاب پوشی کے کہہ۔ یہ تو ہم بھی نہیں جانتا۔ تو پھر سلیمان۔ نقاب پوشی کے الہیان سے کہہ۔

میں کچھ بتا رہا ہوں میں آج کل اس کے شوق کچھ نہیں جانتا جسے خدا اس کی خلاش ہے۔ ہمیں تم اپنی طرح اس کے شوق جانتے ہو، نقاب پوشی سے اس کی آنکھیں دیکھتے ہوئے ہو۔ میں پہ کچھ دیا ہوں، میاں نے کرب آمیر لمحے میں کہا اور نقاب پوش کو اس کی آنکھیں میں اچان کی جملکیاں دکھانی دیں۔

میں ہری ہری پر جا کر کھڑی ہو گئی۔ کارگاہ مددانہ کھلا اور ایک سیاہ پوش براپتھ میں فامیں اٹھائے اندرونی داخل ہو گیا۔ لمبا سا کار و ڈریور پار کر کے وہ آخر کرنے ہیں تھات کرتے کے ساتھے جا کر اس گی دروازہ پر بند تھا اس نے تین بار دروازے پر مخصوص انداز میں دستک دی۔ دروازہ پر ۲۰ فٹ پر کھل گئی تکرے کے دستیں ایک میر موجود تھی جس کے روگروں چار کربیان پڑی ہوئی تھیں۔ ان میں سے ایک پر ایک لختا پوش موجود تھا۔ اندھائے سیاہ پوشتے ادب سے سلام کیا اور پھر رہتے کوئی کہیت ہے اگر ایک کالدکی آنونیت طریقے سے نام بھیتے ہے تو مرجور لغاب پوش کے ساتھ دکھ دی۔ پھر کھڑا چاڑی کیلہ ہوشیار ہو گیا رہ تھا۔ سے پھٹ پھٹا چڑی کے ذریعہ آیا اس سے بچے سے ایک لفڑی کا سایلیں شد کیسٹ پر پیٹھ پوٹھے ہٹرکی نہیں۔ اگر اور پھر پوٹھے سے بورڈ سے ایک لادوت تھت اس کی آدازیں تدرے ترمی آگئی تھیں۔ نکال کر چکیلہ کو دستے دلہ کارڈ پر پھر لختا پوش نے قالی پر گئی ہریں چیک کیں سب ہریں بدستور گھم کی گئیں اسے بنا ہوا تھا چکیدا بلکہ موجود تھیں۔ اس سے صبری سے وہ ہریں آؤ گئیں اور پھر فمال کا تینیمہ بھول دیکھتے ہیں اسی شہر ہریگی اس سے پک کر فمال کھل دی۔ فمال میں موجود کھلات کو دیکھ کر اس کی آنکھیں چک رکھتی کا لیٹھ کھولا اور کار سیزی سے ایشیں وہ عذری بلدی فمال کی در حقیقتی کرنے والے ایک منٹ بعد اس نے

کے بڑھنے کا اور پھر پڑپت کر ایک الماری کی مرد بڑھا اس نے اماری
کھولی اس میں پڑپت بھرے ہوئے تھے اس نے الماری کی سائنس میں لگلی
بڑی ایک کھونٹ کو بلکہ سے کھینچا۔ الماری کا رہ تختہ جس پر پڑپت تھک
رہے تھے آہستہ سے گھوم گیا اب یو تختہ شست آیا اس کے ایک ٹھانے میں
ایک چھپا سا مژا نیز طور پر لکھا ہوا تھا اس نے مژا نیز کا ٹھنڈی دبایا اس میں
لکھا ہوا ایک سبز رنگ کا بلب جل اٹھا۔ سماں سمیں کی آذانیں گوئیں گھنیں

ہو چکیں۔ مارٹی پیگا۔

وہ ایک منٹ تک بادیا رہی تقرہ دہراتا رہا وہ اچاک سماں سماں
کی آذان آئی میر سرگی۔ اور سبز رنگ کے بلب کے ساتھ ایک نندراگ کا بیب
بکھل اٹھا۔

چلیو جواند سر۔

مژا نیز طور پر نائجہ دفن کے ایک کرشت کا دلتہ گوئی۔

مامل اپنیں کے نہ تھے اس نے قتاب پوش نے مودو باشد یعنی میں کہا۔
کوٹھرہ مژا نیز طور پر اسے رانی کرشت آڈا زد بیارہ گوئی۔

مژو تو رون سا بولیتھ آگر قتاب پوش جس کا نام مارٹی تھا بوللا۔
اس سے کیا رپورٹ ہے؟

سر کا پہش نزیرو خور کا میاں ہو گی۔

فائل بند کرنے سے اطمینان کی طریق سائنس فی۔

دیری گلہر

قتاب پوش نے تھیک آیز لیج میں کہا اور فائل نے آئے دائر

پوش کا چہرہ خوش کے چک اٹھا

باتی ساقی بہاں میں۔

قتاب پوش نے کہا۔

وہ آکر سے ہی سر۔ سیاہ پوش سٹھاپنے سے جواب دیا۔

استے میں کپا ڈنڈ میں کاریں رکھنے کی آذانیں آئیں۔

وہ آکے ہی سر۔ سیاہ پوش نے ادب سے کہا۔

کتنے ساقی ہام آئے؟

میسے خیال میں تھیں یا چار۔ سیاہ پوش کا بیوں سیدہ مولانا تھا۔

اوکے تمب لوگ ہام کر دیتھے جو کائنات انجام دیاے اسے

پیش پورا حلتم کو دیا جائے گا۔

تھیک یوس۔

سیاہ پوش نے کھٹھے ہو کر اس اور پھر سلام کرتا ہوا درود زد کھل کر

کر کے سے پہنچا گی۔

اس کے جانے کے بعد قتاب پوش نے اچھ کر دیا جسے کیا۔

اوی کھنڈی کر دیبارہ کھولا اور تختہ گھومنا گیا۔ اب سختا دیبارہ کرپتے ہلکدے ہے تھے۔ اس سے الاری بند کردی تھا۔ تار کر کروٹھ کی جیسی میں رکھ لیا۔ اور پھر بیڑ کی دنال سے ایک ہنڈی بیگ نکالا تھا اس کا کروٹھ کی جیسی میں رکھی اور ہنڈی بیگ کو تلاٹا کر دیوار تھے کی طرف ملا۔ اس سے کھنڈی کھولا اور دیپر نکل آیا کہار دیپد پاک کے وہ پورا ہج میں کھڑی ہوئی۔ سیاہ بیگ کی کارکی طرف آیا۔ اس سے پھٹکے سے دیوارہ کھولا اور ڈینا بیگ سیٹ پر مشیج کیا۔ کارکی آداز میں شارٹ پریل اور آہستہ آہستہ چلی ہوئی۔ بیگٹ کی طرف آتی چکیں لارے نے بیڑی سے گیٹ کھولا اور کارکارہ کر پر پہنچ گئی۔ اب اس کی رفتار انتہائی تیرچی

پاکستان کے نامور جاوسی نادول نگان جناب ایم اے ساجد
کے قلم سے ایک اور سنا بکار

کرالنگ دیتھ

ایک پر اسرا اور سنبھلی خیری ہم جو صرفت دس دنوں میں انعام پا لی۔ اور یہ دس دن کو ان نے صوت کے منہیں روکھے ہوتے گزارے
خوبصورت سرقق اعلیٰ طباعت قیمت پندور پرے
جمال پبلشرز یوہر گیٹ ملٹان

دیری کو ٹھاٹل تھم نے دیکھ لی۔

یس سر۔ صحیح ناٹل ہے۔

اد کے۔ اسے میرے پاس بھجو اراد۔

سوا بھجو پورے عکس میں سی آئی ڈی اور پیس میں اس ناٹل کی تلاش میں لگی بھگی۔

ماں لٹھنے ڈرتے درستے کہا۔

کیا میں بھجوں مارٹی کتم بزدل ہو گئے ہوں۔ افغانیں زریحتی شدت اختیار کر تھیں۔

فوباس میں حفاظت کے خیال سے بکر سہا تھا۔

تاب پوش کی آداز گوئی۔

چھے کمر و سادوی ہر گر پسند کیں۔ آئندہ ایسی بات ملت کرنا تم ایسا کہ بیز

ٹوڈن سکس کے خاٹنے وال کرد جو جنک ہیٹھ جائے گی جاں نے جو باس ہے۔

اد کے میں ناٹل ابھی اسے پسخواہ دیتا ہوں۔

اد کے امداد ایڈیاں۔ اور اس کے ساتھ ہی مسدر بیگ کا بیب بھجو گی۔

سائیں سائیں کی آداز دیبارہ آئے گا۔ تاب پوش میں ایک لوت اسلاک۔

پھر بیٹھ بند کر دیا۔ سینر بیگ کا بیب بھجو گیا۔ اس نے الاری میں لگی ہوئی

Prepared by: S.Sohail Hussain

خیفے خاکے سے طریقہ نکالا اور اس کا ہٹ آن کر دیا۔ چند لمحوں بعد اس

کے آذانا بھری۔
ایک شیلک، ایک توک مخصوص آدا نہ آئی۔

میں عمران بول بیا ہوں جتاب۔

عمران کا الجم مددیا شتا۔

اڑھ بیک درد بھجوں گیا کہ عمران کے ساتھ پیش کیں موجود ہے اسی لئے
عمران مددیا شتا میں جہاں دے رہے ہیں۔

کیا اور پوچھتے ہے؟ ایک شوکی آجات عدو کے کھخت پوچھی
سر ہرم تے دیبا پر جاں ڈال دیا ہے اور اس نے ہمیں گروہ میں ملانے
کے لئے یک شرط لائی ہے۔ عمران رک گیا۔
رکھتے ہیں سچ دھما ہوں۔

جناب اس نے ہب اک ہم عمران کو گزنتا رک کے اس کے حوالے کر دیں
تہ پی وہ ہم اپنے گروہ میں شامل کرے گا۔
چھر کیا ارادہ ہے۔

سر ہرمیڑا ایک تجویز ہے کہ حدیث کوہیرا میک اپ کے ہمارے ساتھ
لیکے دست بخٹے۔

تجویز قول ہے میں صدقیت کر ایسی بیحث سوں اور کوئی بات ایک لئے



عمران کی پیش میکل اور جو زدت کی کار
اہمیں لئے طار الحکومت پہنچ یکی تھی عمران
کے چند کوہش تھوڑل پینے کا حکم دیا اور
چندی لمحوں بعد کار داش منزل میں
پہنچ یکی تھی، وہ تمدن تجویز سے پہنچ کرتے
ٹھائیں رہ میں آئیں۔

جزتكم للهنا شے پر پہنچ دد۔ عمران
نے جو زدت کی کیا اور جو زدن دیدا لے سے
باقر نسل آیا۔

اہ عمران نے دلائیں رزم کی میز کے

Prepared by: S.Sohail Hussain

لیجھیں تری اگئی تھی۔

ایک ادھرات ہے جناب عمران نے تدریسے رکتے ہوئے ہیں۔

کیا بات ہے بولو۔ ایکسو کی آدات بہت تم تھی۔

سرائیک توہنہ بادام روغن چاہیے۔ عمران نے کیمپن شکیل کو آنکھ مارنے

چڑھے گما اور یہن شکیل اس کی شرافت پر مسکرا دیا۔

کیا مطلب؟

ایکسو کی آداتیں سختے کی بجائے حرمت نہیں تھی۔

مٹھے صدقی کے سر پر بالش کرنے کے لئے۔

اور ایکسو کا تعقید فناہیں کوئی اٹھا کیپن شکیل نے ایکسو کا تن

بھیلی بارستا تھا۔ عمران واقعی عجیب تھا وہ کہیں طاقت کرنے سے ہمیں

چکت تھا۔

میں بھیگیں۔ عمران یکن صدقی نہیں ہے اسے بادام روغن کی قربت

نہیں۔ ایکسو کی آداس بینیہ تھی۔

کھوٹے بھیٹے خدا کرے کوئی۔ عمران نے ہمیں آداتیں کہا۔

تم کے لیا کپا۔

وکھنہیں سرپن شکیل سے ڈناؤ پڑ لیا رہا تھا۔ عمران نے ملدی

ہے کہا۔

اور ٹرانسپرنسنڈ ہو گیا۔ عمران نے اس کا بنینڈ کر کے اسے میز کا

دراز میں رکھا۔ اور ٹرانسپرنسنڈ شکیل کے ساتھ داۓ صورت ہے پڑھیا۔

عمران صاحب آپ کو مان گئے، آپ بس سے بھی مذاق کر لیتے ہیں۔

اوے ہیں کوئی اس چھپے سے ڈرتا ہوں۔ عمران نے یا زند کے ٹکٹے پر

پا تھے مارنے ہوئے کہا، اور ٹرانسپرنسنڈ شکیل ہنس پڑا۔

جونت اندر آجڑا اب پھرے کی خودرت ہمیں۔

عمران نے زور سے ٹانگ لگانی اور تردازہ کھوں کا اندر آگیا دہ بھی

عمران کے سخناء سخن پر بیٹھ گیا اسی نے بھیجی جی۔ جیسے سے شراب کی

پوکی لکھی اس کا لٹکا اٹھا اور پوکی منز سے مٹکا اور اسے اسی وقت ہٹلیا

جب دہ بالکل خالی ہو گئی۔ اسی کے بعد اس نے درستی پوکی نکالی اور اس

کا بھی جسی حشر سزا چوہا ہیل کا بہا تھا کیپن شکیل کو آنکھوں میں حرمت کا غفر

بھلک دیا تھا۔

اوے اسے سبسا کرد کیوندیں کہاڑہ کر رہے ہو۔ آج کل استاب دیے

جی ہمیں ہو گئی ہے۔ عمران نے بھیجے ہوئے کہا۔

ہمکس بھی شراب پیتے وقت مت دکا کرو۔ شراب بھی ہو گئی تو اب

ہم اس کے بعد سے پانچ پیسے سے توہما۔ حرمت نے میکن صورت بنا تے

ہوئے کہا۔

Prepared by: S.Sohail Hussain

پیشہ مکیل نے درخیان میں دل دیتے ہوئے کہا۔

صلیٰ اللہ علیہ وسلم سے مجھے بادی میں شکیل ہوں۔ یہ عمران صاحب ہیں اور تمہارے سامنے جو نہ تھا مجھا بجا گے کہیں شکیل دے دھاٹ سیان کرتے ہوئے کہا، اور صدیقی متمنہ ہو کر صونے پر سمجھا۔ اس نے دل دیا اور دعا بادی پڑھئے کہا۔

عمران نے عصت سے بچ لے لیجھے میں کہا۔

عمران نے تم شداب پینے کی بجائے پانی پینے لوتنا اچھا ہوتا عمران کے ٹھنڈے ساتھ بھرتے ہوئے کہا۔

یاس اگریں شراب کی بجائے پانی پینا ہوتا تو اب تک مر جکا ہوتا اسے تو کوئی ہم مر گئے ہیں۔

عمران نے عصت سے بچ لے لیجھے میں کہا۔

باس تم اگریٹ آدمی پر ہنسانا اور میر کی مقابلہ۔

جو زن کا الجھ خوش ادا نہ تھا۔

لبس ریس سکن مت ٹکڑا عمران نے کہا اور شکیل پس پڑا۔

اسنے میں دردناکہ کھا اور صدیقی اندر گیا۔ یہن کرنے میں واں بھوتے ہی وہ شھنیک گیا کیون کہ کرنے میں تھوڑی بھرپوچھنے میں سرخی اس کے لئے اپنی تھیں۔

کون سوچم صدیق نے اس سے خاطر ہو کر کہہ

پہلے آپ اپنا تعلالت کرائیں۔ عمران کی آذان بولنی قی

جیسی بکتا ہوں کون سوچم بلندی تباہی

صلیٰ اللہ علیہ وسلم سے دلدار نکلتے ہوئے کہا۔

ہمیں ایکسوٹے نہیا ہے۔ عمران نے جواب دیا۔

صلیٰ اللہ علیہ وسلم کی زبان سے ایکٹ کا نام سُر کر پڑک پڑا۔

عمران صاحب خواہ جوہا دلت سنائی پڑتا۔

شکیل نے جواب دیا۔

صلیٰ اللہ علیہ وسلم کپ کردن تم نے میرا رسول کنا ہے۔

عمران نے صورتے سے اتنے بڑے کہا اور صدیقی سمارت متمنی سے انکھے کھڑا کر کیا۔

عمران نے صورتے سے انکھے کھڑا کر کیا۔

صلیٰ اللہ علیہ وسلم کو کوئے والی ایک کری پر بھٹا دیا۔ اور پھر الاماری

سے یک پلاسٹک کا سامان نکال کر اس پر پانی میک اپ کرنا شروع کر دیا۔

یک پلاسٹک کا سامان سے صدیقی کے منہ سے ملی ملی سکیں

تلک ریتی تھیں، اور میں گھنے لید صدیقی کی بجائے دیاں عمران کھڑا بھا۔

عمران نے جیب سے جو ٹکم کا پیٹھ نکال کر صدیقی کے حوالے کر دیا

اونکر کے ایسا میر کی آدات میں کوئی نظرہ بلو۔
 عران صاحب آپ نے کمال کر دیا۔
 صدیقی نے آئیٹھے میں اپنی مشکل دریکھتے ہوئے کہا۔
 آدات اور الحیر باخل عران کا تھا۔
 عران نے المیان کی سی سائنسی۔

اد کے تم پاس پر گئے ہو چل دیں۔ اور جو وہ سب ایک ایک کر کے کرے
 سے باہر نکل گئے کچا ڈینس کھڑا ہوئی کامیں۔ ٹھیک گئے۔
 جوزت ڈرائیور گیٹ سیٹ پر ٹھیک ہو چکی سیٹ پر عزان اور کچٹی شکل کے
 دریان صدر لیٹی میٹھا ہوا تھا۔

بیک تیریہ کی کار جب ہوں خیام
 کے کچا ڈینس جاگر کی تو اس سے
 حس کی کہاں ہیں افغانی جو ہوئی ہے
 دہ جلسو سے کام سے اتا اور تیر تیر
 قدم پڑھاتا ہجا ہاں کی طرف چلا، ہاں کے
 دروازے نیچے سیان کو تھیڈ پویں پر
 دروازہ کھلایا اور انہوں نے گس گس انہوں جاکر
 اس نے دیکھا کہ چاروں طرف خواہ ہی
 عزان پھیل ہوا ہے ایک میر پر نظر چودی کی
 لاش پڑی ہوئی ہے اس کا سادا ہرم

اکٹھو کارا

آپ کے میرب مشت جناب
 ایم اے ساجد
 کے قمر سے ایک اور ڈنگار نہیں
 ملود جو دلی قدر
 پاسوںتے نادل

عزان کے محل میں جنم لیئے والی ایک خون کی اور لڑکہ جنم کیانی
 صدر پر الجھٹکی تھیت کیا اخلاقات۔ کیا اس نے عزان کو الجھٹ
 مان یا۔ چلا دھوئی ہے کہ ایک بار پڑھنا شروع کرنے کے بعد آپ
 اسے ایک ہماشست میں ختم کر لے پر جو بور جائیں گے تھت پڑو رپے

جمال پلائرز - بوہر گیٹ مدنگان

زندگی اپنے کو دل سے پر لے کے باہر جا سبھے تھے بلکہ ذیریدتے چاہاں
مرات فرش مٹھائیں۔ اس نے پوری شش کا باشرہ لینا چاہا تاکہ اگر تکل جانے
کی اگر کرنی گنجائش پرتوں سے ملی جامد ہبھایا جائے، مگر طالب کے تمام درازے
بد تھوڑت ایک دندار کھلا تھا جس پر وہ سپاہی تھیات تھے۔ زندگی اسکی
راتے سے بارے تھے، جال میں موجود تمام لوگ سستا رفتگت کو توں ہیں
چلے گئے تھے۔ بظاہر باہر نکلنے کی کوئی صورت نہ تھی اور بلکہ زرد کی
چیخ حسرہ کر رہی تھی کہ وہ بتتی دیر کرے گا اتنا ہی تمیز مرد کے منیں
چلے چاہئے گا۔ اس کا دل ان ماڑت پر گی دہ شیعین بھی ہبھیں کر سکتا تھا
کیون کہ جو بیان کو اکر شیئتوں کیا جائے تو فخرت بلکہ اک ادا اور ظالم سے
ہی کی پاس کتے ہے درست بلکہ ذیریدتے باہر کو کون جانتا تھا اس کے سوچا
اک اس پوری شش میں عراج ہوتا تو کچھ نہ کچھ کر کر تبدیل عربان کا جنگل قریں
میں آتے چاہا بلکہ بہترین ٹلان اس کے ذہن میں آییں ایسا شہادتے عربان کے تمام
ہی کی برکت تھی۔ کہ اس کا خالی آتے ہی کھوئے کہ ذہن بھی متعدد رہ جاتا۔
وہ تیر میلتا ہوا ایک کونے کی طرف پڑھا دہلیں ابھی بلکہ ایک ذہنی پڑھا
تھا، بلکہ ذیریدتے تیر بھی کراہ مرد دیکھا۔
تمام لوگ پولیس ایکر کی مرث سچو جو گواہ چکے سے اسی زندگی کے
پاس لیٹ گیا فرش پر تمام خون پھیلا ہوا تھا اس کا کوٹ تمام خون سے

گورون سے چلنے پہاڑا تھا۔ اسکے ارد گرد کی میزون پر تیر جاؤں
کا دسمیں کی لاشیں پڑی تھیں۔ اس نے یہ چیز سے ادھرام نہ کروں
صفد سے کہیں نظر نہ آیا، مگر ایک گوستے کی مرٹ بیقر و بیکر کر دے پڑا
پڑا، اسے تمیز اندھے ستر فرش پر پڑا نظر آیا۔ اس کا سالا جسم خود
کرتا تھا تھیں جال میں دننا تی ہر سی پولیس گھساتی۔ سانچہ ہی ایسیں
آئی تھی۔ گیوں کر ایسولینس کا حلا سٹرپچر سے کر اندر آگیا تھا۔ بلکہ زر
تمیز کی طرف نہ رہا۔ اس نے اس کی بیضی دیکھی جو آجستہ آبست پر رہ
وہ سنت پریش ان سرگلہ اس نے محوس کی کہ اگر تمیز کو فرزی طبیعت
ملی تو تمیز کی حالت سخت خونناک بھی ہو سکتی ہے۔ بلکہ وہ اپنے اپر
ٹکاہر جھیل کر سکتا تھا۔

اچاک دو آدمی سٹرپچر لے خوار کے پاس آئے۔ اور اپنی تے تیڑے
سٹرپچر پر پلاٹ دیا اور پھر باہر پولیس کی طرف پڑے بلکہ زرد نے سب
تمیز کا علاج پہلے کے جزو مانڈیں ہوتے کہ بھائے ہاشم بنی
ہونا چاہئے بلکہ پولیس کی موجودگی میں جال سے باہر جائیں کاردار نہ
گیوں کر پولیس اس کو اس پر شک پڑ سکتا تھا اور اپنی مشاہدے
کرو ہبھی سکتا تھا ہبھی تو پولیس دا لے مارے جیسے جیسے کہ ازم کیے
تو مدد موجو جاتے اتنی تو تمیز سٹرپچر پر لٹا سجا باہر جا پکلا تھا۔ دوسرے

س فداوم باڑ کے تیر بکھری کی گئی تھی۔ اور دسری طرف اس سے اونچے
لائی جی میں باڑ کے چند قدم درد کھوئی کی تھی۔ وہ باڑ کے پیچے تیر کے
پین جوا اپنی کارکے تیر بھیجا۔ اس سے باڑ بھاٹھ لگی اور بکھری کی پیچتی کے
ساتھ دفعانہ کھول رکار میں گھس گیا۔ ایک منٹ بعد اس کی کامیکری کی طرح
ستون تپڑی ہوئی کے پیکاڑ پر سے ہاپر نکل آئی اب اس کا رائٹ جیبل
پیشیل کی علت تھا۔ جیبل ہستال اور ہڈیل خیام کا فاصلہ چونکہ بہت
لیادہ تھا اس لئے میک زیر کو ایسے تیار کر دیا تھا کہ جیبل ہستال پہنچے سے
میک ایبریلیس کو نہ کس سے گاہ۔ اس کی لامائی پر میک رفتار کے ساتھ اٹھی
چاری تھی آدمی سے نیادہ نا صدہ میک کچلا تھا۔

ایمیک اسے دی ایبریلیس نظر آئی تھی اس نے ایک سیلپ پر اپنے
پر کا پیدا مبارکہ دیا۔ کار اور بھی شیارہ تیر کے پھٹکنے لگی۔ پھر
چاک اسے ایبریلیس جاتی ہوئی نظر پڑی اور پھر جیبل ہستال کی خاتمت
کی نظر آئئی۔ اب اس کی کار اور ایبریلیس کا نامہ لڑکے نہیں سے تحریر
ترستا چلا گی۔ پھر اس کی کار ایبریلیس کو کس کر گئی۔ اس نے ایک دم
ایکسیلپ پر بیار بالکل ختم کر دیا۔ اور پریک پورے نزد سے دبادی
کار ایک ملی میخ کے ساتھ رٹک پڑک گئی۔ یکم بریک مگنے سے دہ طک
پر گھم گئی۔ پیچے آئنے والی ایبریلیس بھی۔ بیریکوں کی زبردست

سے لمکھر دیکیا اس سے باٹھنے والی سرپر مار کر اپنے سینہ براق گیض پر مار
دیے اس طرف خون سے چہروں بھی بھر گیا۔
اسنے اٹی سوت کی میٹ پید کرتے ہوئے اس کا مدل فڑا کی بیکی
جیب تو میر کی جان کا حیوال آیا، تو سے دنابراہم بھی احساس نہ ہوتا
ہیں چند آدمی سٹرپر لے اس کے تیر ہو گئے ان میں سے یکتے
اکسل کی سینہ دیکھی اس کے چہرے پر قدرے یہت کے آثار اسی سے
یکن کچھ بھی میں نہ آنے کے اخاذ میں اس سے سر جھٹکا۔ اور پھر باقی
ساتھیوں کے ساتھ مل کر بلکہ تیر کو بھی مٹری بھر پر ڈالا اور اسے اٹھتے
ہوئے ہمال سے ہاپر نکل آئے۔

بیک نیروہ ہمال سے ہاپر تو گیا تھا یکن اب ان مٹری بھر پر ڈالنے سے
جان چھپ راں بھی ایک سلک تھا۔ جیکنیز وہ سٹرپر لے کاٹیں ایبریلیس کا لیس
ڈال کر دیا گی اور وہ چاہدیں ایک اور سٹرپر لے کاٹ کر پھر دھارہ ہمال اس
پڑلے گئے بیک نیروہ پھر کسے اٹھا اس نے دیکھا کہ تو میر اس ایبریلیس
میں موجود سینی تھا شاہزادی مالی ایبریلیس کا گڑی ہیں جا پہلی غصی۔ دھری
سے ایبریلیس گاڑی سے باس نکلا اس نے یہب سے بمعالم نکال کر
چہروں سات کیا یکن اس کے بادیوں اس کا ملیے یہب سا لگک رہتا تھا۔ وہ
پھر تھی سے پاہنگی آٹا لیتا ہوا اپنی کار کی طرف رٹھا تھکرے کہ ایبریلیس گاڑی

ہس اُردی کو کانٹھ سے پر اٹھا دی جیب تیرد تھا سڑپر فرش پر مکتھ ہی
پک کر بیک پر پڑا لیا تو اٹھایا ڈالا یہ مرستا کیا نہ کرتا کے مقصداں تھوڑی کو
پکھنے پر اٹھایا۔
پلا سے سری کاریں طالو۔

ادب شاہزادے بیسی تھوڑی بیک زیرد کی کاریں ڈالا بیک تیرد
وردازہ کھولا کر اس کے سہلوں سے پچھلے کاریں
ڈالا پستول کمال کر اس کے سہلوں سے لگا دیا۔ حیرت اور خوف کے مارے
ڈالا یہ رک ایکھیں پھٹ دی تھیں بیک زیرد کے عزماں پر کھاڑک دیکھ دھما تھا اسے
پھٹ۔ اور ڈالا یہ راجھی سک دھیں آنکھیں پھاڑ چاڑ کر دیکھ دھما تھا اسے
کجوں نہیں اور پا تھا کہ اس تے خوب دیکھا ہے کہ عالم سیداری ہے۔
ادب بیک تیرد کی کار جول پستان کا ہمڑ کاٹ رہی تھی۔

مس فریدا اُنیس کے بعد و نگار قلم سے ایک معاشرتی شہزادہ

میھی آشخ

نجمت

۳۲۷-

میھی آشخ سی نسل کی کہانی ہے جس کے کوار ساری عمر بت کی تاش
تیرد سر کر دیتے ہیں لیکن وہ ایک نظر پتے من میں میں ڈالکی تکمیلت گواہیں کرتے
میھی کچھ کسی شہر کی نسل بھی سے اور شدید کوئی پشت بھی
جمال پیاس اشز۔ بوہٹ گیٹ ملٹان

چوتھا ڈاہٹ کے بند بیک زیرد کی کار کے پاس آکر رک گئی۔ بیک تیرد
جلدی سے جیب سے دو مال کمال کر چھتے پر باندھ دیا۔ اور یہ
کیا ایمیلش کا ڈیلی ٹور ٹری ٹسٹ مگنیں لفڑوں سے دیکھ درجقا۔ بیک
تیرد تیرزی سے ایمیلش کے تزوییک ایسا اس نے ڈالا یہ رک ساختہ مال
وردازہ کھولا ڈالا یہ رکا یاد پکڑ کر اسے بے دودی سے پیچے پکھنے پر
اور پستول کمال کر اس کے سہلوں سے لگا دیا۔ حیرت اور خوف کے مارے
ڈالا یہ رک ایکھیں پھٹ دی تھیں بیک زیرد کے عزماں پر کھنڈی گاؤں
کہنا۔

ایمیلش کا پچھلا دھماکہ گھولو۔
شکر تھا کر بڑک ستدان تھی۔
ایچیں سلک دیمان کرنی اکاری ہنسیں آئی تھی۔
ڈالا یہ رک سے گھبرا کر ایمیلش کا پچھلا دھماکہ کھل میا۔ اسے
دھسری سیٹ پر تینیرٹا ہا اندر آیا۔

اسے فدا یا بہرنا کا لو بیک تیرد نے گاہنے پر ہے اک
الدقائق اٹھا ٹریب سے جدھی سے اٹر پچھر کر باہر پکھنے دیا اک بیک بیک
پھر تی سے تاگے بردا کر اٹر پچھر کو ۲۴ دوسرا صراحت سمجھا اس کو تھوڑا اسٹریچ
سمیت گاہنک سے سڑک پر آ رہا۔

انکھیں پھاڑ پھاڑ کر اس جگہ کو روکنے والے تھے وہ سیمے گیری ہیں
وہ مغلی بھر گئے۔

تاریخ اب یہی کلی بھبھتا پڑتی ہے تبدیل ہو گئی گیری سے گزر کر ۵۵
ایک کر لے مٹا دک گئے۔ عمران نے جو روت کا شارہ کیا اور جو روت
سے آگے پڑھ کر مٹادا ہے وہ مٹک دی وہ مدنہ قوڑا کھل گئی وہ فاتحہ کھونے والا
دیپا تھا، اس کی انکھیں یہت سے پھٹ گئیں جب اس نے عمران کو ہاتھ اٹھا
دیکی اس کے من سے بے اختیار لگلا۔

جیری گلہ۔

اور وہ اپنی لاستہ دیتے کئے ایک طرف ہٹک لیا وہ اس طرف
اڑھ آپکے تھے۔

وہ مٹکے مٹادا نہ بند کرو یا اور پھر دلوالو کو ایک بجگ سے مخصوص انداز
تھی پھٹ پھٹ لیا اور وہ اپنے خاتمے میں پھٹ گئے۔

اس کی حیثیت اپنے تول و تینیں تھا، وہ میلے عمران سے مخاطب ہو کر پوچھا
اور عمران سے انکار میں سر بدل دیا۔

یہ سے خیال میں اس کے ہاتھ باندھ دینے چاہئی کیون کہ وہ انتہائی
خراش مٹھیں پے تھیں اسے یہ قاتل ہاتھ کچھ تر کچھ کر کر سے کامے کر کر
لہاتے تھے کہ اس نہ میں لگا بولا بیٹھ دیا دیا چار قدمے ہے لے تھوڑی میں مشین گیں



جو روت سے دیپا بار کے سامنے کار
روک دی اور پھر صدیقی ہاتھ اٹھا
کار سے آرکیلہ دہ عمران کی کلک الٹنگ
کر دیا تھا اس کے چہرے پر عاتت کی
پر بھائیاں تھیں۔ عمران اس کی کمرے
پتنل کی نالی نالے پل سیا تھا اور
کپٹن شیل اور جوڑن بیچھے چھے میں
اپسے تھے اس پورا شہر میں جس دہ بار
میں طاحن ہوئے تو اندر پہاڑا شود
یک لوت فانہ مٹی میں تبدیل ہو گیل ہر شوفن

اور جو نے پڑا دیا اندھا کے باندھ سمجھ کر کے اس کے ہاتھ میں سے
باندھ لے گئے۔

لئے اخذ آگئے۔

۵۳

جو کرا دھر اماری سے سی نکال کر ان صاحب کے ہاتھ میں سے باندھ

باندھ لے گئے۔
آپ صاحب اشیائیں رکھیں۔

لیپاے ساتھ رکھ کر پڑے صوفیں کی طرف اشارہ کیا اور عربان نے پتول
جس میں ڈال دیا، اور پھر وہ سروں پر پھٹ کر دشمن گنوں والے ابھی ان کے
بیچ کھلا سئے تھے۔

جیسی جو حکیم ہے سڑ سیکر مائیں اور جنون کو آپ اس بہت پڑے
خوبیں کامیاب ہو گئے ہیں۔

آپ اور ہر کوئی کسی قویل لے سئے تو سن نے

قرآن خودت سے مجید تھا۔

ایک دم فرشت کو اس

لیپاے سکرتے ہو گئے ہیں۔

لیکن دلکش قائم ایک اور داد ٹارک نے جو ہمیچے کھلتے ہوئے اس کی انگلی میر پر
کھوئے ایک سرناہ مگل کے ہن پر پہنچ لی، اور پھر اس سے پہنچ کر عربان جو کتنا
لیبا دیا گئی تھا اور پھر وہ میڈن اپل پڑے۔ عربان نے بلندی سے دیا اور
میڈن سے کالا چاہا ہا یکن چھپے کھٹک ہوئے عین میڈن کے شیش گوشیں ان کی
بست پر گاہیں۔ اب وہ مجید تھے اہنس بھٹکانا ٹھا کیوں کہ میڈن کے میڈن کے میڈن سے

لیپاے ان میں سے ایک کو اٹھانے کرتے ہو گئے، اور جو کرنا تھی ذوبی
میں میں گی ایک طرف دکھ دی اور اماری سے سی نکال کر صدیق کی پشت سے کلاہ تھا اور
طراف بڑھا اور عربان کا پتول ابھی تک صدیق کی پشت سے کلاہ تھا اور
چور جو کرے صدیق کے ہاتھ باندھ کے لیے ایسے کھل کر کھینچ بیکھر
مجھے کیا جو صدیق نے یقیناً ایک کامیاب ہدا نکالیا تھا مجھے اس سے
کر صدیق کے ہاتھ باندھ کیجیے پہنچے جو کہ ہوا ہیں تھا باری کھاتا ہوا آگے جاگا۔

لیکن چھپے کھٹکے عربان کا ایک ندر مار ملا اس کی پیٹ پر پڑا تھیں گلولیں اس
پہنچے کھٹکے تھے، حرب نہ را راق۔
صدیق تھے اپنے آپ کو سمجھ لئے کی بہت کوشش کیں اس کی آنکھوں
آگے کھڑا رہے پانچے گلے۔ اور وہ ایک دبار بھرا اور پھر دھرم سے زین پر
گر پڑا۔

بست ترس ناچلگ تم قابلِ تعزیت طاقت کے ملک ہیں۔

دھماکے پر جسمے پر خشی کی لمبیں دھمکی تھیں۔

چور فرش سے اٹھ کر اسراور پا کے اشارے پر اس سے صدیق کو اٹھایا

پڑھ رہا ہوتا بکتا خوبصورت مفتر بے کر شہزاد عمان کی کمرے پلے
گئے آہل ہو بہت عب طوران کیش شکل اور صفو حوزت آپ کی
سیم سچی گلے کا شارون روپی سے تھا
عمران یہ سن کر دیکھ گیا، ساری عکم ہی ختم ہو گئی لیکن سوال ہے تھا
کہ پیا کس پاہنے کسے پلا
اب تاڑا مجھے یہ سو راستا پڑا یا جگا روپی نے ایک اندھہ گھستے
ہر ٹوپی کا
پال راست دند پر سرکے صاب سے
خوانے سنتے ہوئے کہ
صوف طوران میری دست سے خواہش چی کر کریں تم میرے ہتے چڑھا
تو میں جی چڑھ کرے انتہا کے گھوں۔
کچھ دست میں نے تھا لایا جاتا ہے یہیں کرو میں چور ہمیں
پول کہ تھیں اس کا درج ہے۔
تم یہ کہتے ہو کہ تم نے میرا کیا ملا ٹاہیے تم نے میرا خانہ تباہ دیا
کر دیا تم نے ایک پختے مکراتے گھرے کو تباہی دشی غریب اور جان کے
امتھے کھیسیں ہیں چیک دیا، پھر شائیڈا دشیو کو آج سے پندرہ سال قبول
تم سے ہڈوں لیک پس اور پڑھیں کے لیے تھوڑا چھاپ ڈالیا، میرا جانی دیاں میرا جانی

سے صوف کے چھے سے نکلنے والی کڑیاں ان کے پرین کو عکڑا پلے تھیں
کچھ شکل کی لمحیں غصے سے سرت ہو گئیں۔
اس حرکت کا کیا مطلب؟
اک نے گجدار ادا میں روپی سے لپھا۔
پتا کا سوں۔
اور پھر اس حرکت کی تذہیل نے اس کی جملہ سے دیوار اور کیش تک
ادور گوٹ سے مٹیا گی کمال۔
تمیں یہ جو کہتے ہو گئے گدپا، کچھ شکل ایک یا پھر غریباً
ہمیں دیکھے دست چھے یہ حرکت بہت سے قریبی ہے۔
دپا سکلیا۔
لکھدی پر سرپری بخرا لستہ معمورت سے بوجھا۔
یہ ملکا ہے۔
لپھا کے صدقی کی جانب اور کرتے ہوئے ڈران سے لپھا۔
پاکل ”کچھ شکل“ نے جاہب دیا۔

الدھرپا کا نسبدار تھیک کرہیں اگرچہ اٹھا۔
تم بعدیا کو بے دقوص بناتے نکلے تھے تم کو ہمیں عالم روپا ہزار آنکھیں
دھکتے ہے مگر وہا یہی بے دقوص بن ہاتا تو اج جعل کی کھڑی میں

جسے کو تم معاشرے کو اس کے لئے نا صول سے پاک کر کے ایک دست
بیکٹ نے ہوں کے مختلف اگلکوں کو سپلانی کرنے جا رہا تھا پر ایک دست نہیں
کے خلاف اور نہ ہے جو اس کا جواب دکھ غصہ اور بخوبی کے خلاف
میں سیدنمازیں لیکن یعنی اس کا جواب دکھ غصہ اور بخوبی کے خلاف
والنہیں کی جرم کیا ہے سب کی اہمیت یہاں تک کہ اس نے کوہ
بیکٹ نہیں کے لیے اس کا جواب دکھ غصہ اور بخوبی کے خلاف تو کہ
تمہارے تالون اور کاتاے کہ ایک جرم کا سواب اٹھائیں میں نہیں بتتا ہو
کہ ان پر کیا کوئی کارہ ہے۔

تالون کا شدید پروردہ ہے اور
سر جب پیرے جمال کو کوئی بیچے کے جرم میں سال قید بھی
تو اس دست کے قاتلوں میں ایک جارحانی یعنی میں ایک انگلیں مان اور
دو بیکٹین پیش کریں۔ جمال کے جانے کے بعد ہم کو نکلتے کہتے ہیں اخراج اندھی
مال نے مرتا کیا ترکانہ کے مصافت میں مالکانہ استوڑ کر دی میں بستہ پر پڑھ
پڑھیاں اور گردہ مل تھا لیکن مالکی کے لئے ایک پیرے بھی درخت کے سبے کے
مالی ملن اسکے معاشرے میں ناچکی ہے غریب پاپے مر جائے اس کے
تالون اور معاشرے میں کوئی دست نہیں ہوتی، لیکن مالکوں کی تجویزیاں
مذکور تھیں کیا تھا تالون کے جرم ہیچ کیا ہے مالکوں کی ظاہر بیٹھے
مالکوں کو ترپیں نہیں دھکیل دیتے میں مانتا ہوں کہ فاکر تالون میں اپنے

اسک کا تصور صرف آنا تھا کہ وہ پر اتنا، مالک نہ تھا وہ اس دست کو کیا ہے
بیکٹ نے ہوں کے مختلف اگلکوں کو سپلانی کرنے جا رہا تھا پر ایک دست نہیں
کے خلاف اور نہ ہے جو اس کا جواب دکھ غصہ اور بخوبی کے خلاف

چھپا دوائے کا منحدر کیا ہو سکتا ہے۔ کچھ اور سوچا۔ لیکن میرا عینی دست
میں نہیں آگئی۔ اس کا تصور نہیں تھا ایک ملائم اپنے گردانے کے لیے کافی
بھرتے کے 27 ملک لامہ کام کیسے پر مجید ہوتا ہے تم کو کیا معلوم کر دیں
کہ ملکیں یہی بخوبی ہوتی ہیں۔ تم نے کچھی طرفت کام دیکھا ہو تو تمہیں
انکار ہے پوچھ کر طرفہ دل کرنے کے لئے کیا یہی بخوبی کیا ہے تم کے تو صرف آن
دیکھا کیونکی لاپیکٹ اسکے لا تھوڑی تھا۔ اس لئے وہ تالون کی نظر
تھیں جو کہ سے۔

تم کے آنکھیں نہ سچا کی پیکٹ دیتے ملا لکن سے کیا رہ تالون کی نظر
اصل بیکٹ نہیں اس پیکٹ کو خڑھے والے کوں ہیں۔ کیا رہ تالون کے جرم
ہیں لیکن تیبا راتاون ثبوت مالک ہے اور ثبوت دست جسے کے باقی اس
حق۔ تیجھے۔ سارے سوچلی یہی پتہ دیا کوئی بھی سپلانی ہوتی رہی میں میرا حال
جیل کی آپنی سلاخون کے یہی بچھ پڑھ لیا
یہیں پتہ دیا کے تالون مالکوں پر کیا اگردنی آئندہ بادتے ایک
پھٹکے سے 7 دستے کیا کیا گل کھلانے تم خامد آجی مالک اس زخمیں ہے

Prepared by: S.Sohail Hussain

وگ لو جدیں جو غریب کا دکھ درد بانٹیے ہیں۔ جو ہمیں کے قلم سنیں اس
جاتے ہو کہ ان کی تعداد انگلیوں پر گنجی جاسکتی ہے کہ کیا تم نے کہی اسے کوئی شک پڑھی تھی وہی یہ کہ کس دل میں رام نہ آیا آخر چند طریب اتحاد کر
گرفتا مرکلیا ہے کچھ بہیں۔ مگر کہ ان کا جنم معاشرے کی خلائق میں یہ کسی بہپشاں والوں نے اسے داخل کرنے سے انکار
ہیں۔ وہ ملک کے عزیز ہمہری ہیں معاشرے کے قابل تواریخ میں نہیں۔
تو ایک بات ہے سے بات نہیں آئی۔ میں تمہیں بتارہا تھا کہ میری ادا حقیقی اس کی صورت پر کرنے سے بھی انکار کر دیا گی جو لوگ وہ غریب ہتھی
مال چیک مالک مالک کر جائے بیرٹ کا دوزخ بھرتے کی تاہم اس دوست تھی اس کے پاس دوسری بہیں تھاں کے پاس کسی دنیر یا برٹے
کرتی رہی۔

مال کا بیٹا غافل کی خلائق کت بڑا بھرم ہو۔ مان کی لعلیں بیٹا زل گزر بہتی تھیں کہ مالات کا انشادہ کر سکتے ہو۔ وہ کس دلناک پڑھی
ہوتا ہے اس کے علاوہ وہ بیک مالکی رہی اور تمہیں اور تمہارے دوستی دی۔ آخر پڑھ تڑپ کر اور بیک بیک کر اور سک سک کر اس
کو بیدعائیں دیتی اور کوستی دی۔ یہکیٹ شفرا کو بھی حیریوں کی باتیں رکھنے میں تدریجیا، میری کو وغیرہ بہیں بیک مالک نے تھلیں اور چند دلوں کے بعد
کی فرماتی بہیں ہوتی۔ متذوہ بھی اسی دل کے بیک بیک اس کا سبب دیکھ دیا۔ خانہ بیکیں کا جگہ کم فایض بیکیں تھے معلوم ہے کہ وہ کی
کر غوشہ ہتا رہتا ہے اور طوبیت کے پاس تو دچریں ہوتی ہیں دیاں ہیں جو کل چار یادیوں اس اس کی ماقبلتی سی بھی ہوں گی۔
مدد عالیٰ۔

اور ایک دن خدا نے میری مان کی بھی سوتی لحقی دہ ایک بہت پڑھنے کا شکار کیے چکے آگئی اور وہ صفت کار سے گایا۔ یہیں میں یہی سختیاں اٹھتے اٹھتے ختم ہو گیا اب بھی بتاؤ کہ تم نے
ہمارا آگے بڑھ گی، کاشش میری مان اس کار کے چکے آگی اور وہ صفت کار سے گایا۔ یہیں میں یہی سختیاں اٹھتے اٹھتے ختم ہو گیا اب بھی بتاؤ کہ تم نے
آتنا ہم نہ پہنچتا ہو میری بہیں اس کے یہے کی ساری پسیاں ڈکھ گیں۔
لیکن کوئی کو ان کی صرفی کے خلاف بھجوڑا میری دل کی ہاتھے ہو جائیا کہ سی ٹھہرست کی

بیکھڑوہ کیں جو بہتی ہے؟

اوہ ان شعبیں سچائے کیے؟

عزان نے پرچا رہ سچا رہ پا سے اکیٹھا پتھر لگانے کی تدریس
کا سیاب نشانی اکش کیے۔

جسے تم لوگوں پر شک تو پیدا دن سے پڑا گیا تھا۔ سب سے پہلا شک
اس وقت پڑا جب تم میرے زبردست نشانے کے پار جو درج گئے یہ آٹ
صن عزان کوئی آتا ہے دوسرا شک قدماء سے چرے کو دیکھ کر پڑا کیوں کہ
جسی سوس بہا کر تم میک اپ میں ہو۔ یکم میں خداوش سہرگا۔ میں اگر تم کو اس
وقت لگنا رکنا چانتا تو شام سعادت بریگ جاتا چنانچہ میں نے تم پر عالی پختکا
ادھر کس جان میں پوری گلارت پھنس گئی میں نے تھیں تھماری ہی نولو دے
کر ٹھوکھا نہ کے لئے اس اور تم سیکرٹ سوس کے ایک اور میر صدقی کو دینا ایک
اپ کر لے تئے یکم پیغمیں شام لیتیں نہ آئے یہاں سے ہلتے کے بعد
یہاں تک دا پس پہنچے ملک تھاری کی سوئی گنگوہ کا ایک ایک لفظ میرے
پاس ٹیپ کی صورت میں موجود ہے۔ وہ اصل میں نے چیزیں جو نہ دیئے تھے
اُن میں سے ایک پردہ نظر آئے والا مصالو لگا، ہوا پے جیس کے بعد دہ نوٹ
ٹروٹ پڑا کام دینا شروع کر دیتا ہے روزیں کی گذشتاری جیب میں
پڑی رہی اور میں تھماری گنگوہ کا ایک اتفاق سیاں بیٹا استاد میں سفرت

کہ ایک شریعت نوجوان کو خندہ بنتے پر مجبوہ کر دیا۔

پھر تم بختے ہو کرم نے میرا کیا بلکا ڈاپے اے اے اے اے اے اے

کیا تھا۔ اور یہ تو صرف ایک آدمی کی بہانے ہے سہ جانے اس بیٹی کی کمی کیا ہے۔

تھا سے با تحدی حبڑا ہے گلا، اور دوپا خاکر کش ہو گیا۔

عزان کے چہرے پر گہری سکنی چھانی سردی تھی۔ پہلی شکیں کی ایکیں ہیں

کسی گہری سوت کا پتے دتے رہی تھیں پھر دوپا کے چب ہوتے پر عزان بول

دوپا و اتنی آج تھے میری آنکھیں طکول دیں جس آنے گئے میرے کام

کا ایک اور سچوں بھی ملکا دیا ہے جو آج تک میری نسلوں میں دوست ہے

کچھ تھے جو سے کہا ہے وہ اگر جیسے سے تو میں تھا جو جس سل تھیں تھے

جو سکن کرنا پا ہو کر سکے ہو کوئی اعزاز من دے جاؤ۔

عذر ان قہوارہ ساس احلاف جنم نے میرے تام گلے کوئے دھدار دینے

ایک بات ہے قم ان قم خلیل کا کلام دے کتھے ہو بشریت کم ہے یا تو

ایک شکن ہے۔

ایکسٹا کام میں کہ عزان چک پڑا اس کے چہرے پر چھانی سوئی

چھانیت یک لخت دہ جو گی۔ حدائقی جواب ہوش میں آچکا تھا وہ گت

ایکسو کے نام سے پڑا کہا۔

ایک دلپتی شکیں المیان سے بیٹھا تھا۔

جنے پر مل گی کتنم لوگوں کی جیت کیا ہے؟ اب تم مجھے بتاؤ کہ ایک بیوی کو
پے کیوں کہ اب تم یہ نہیں کہ سکتے کتنم ایکٹو کو ہنسی جانتے۔
ایک بیوی سے پاتر طبلے کا نام ہے علران سے کہا۔

شٹ اپ، روپا کو غصہ آگیا تم مجھے منق پرست مجور کر دیدتے ہیں پھر اس بولنے
پر انہیں الگ کر دیں گا۔

تو تم تصانی بھی رہ بکھر، علران نے بنتے ہوئے کہد
ادھر پا کی اسکیں سگ اٹھیں۔

بان ہمازے نے اب مجھے تصانی بھی بینا پڑھے گا میں دیکھن گا کہ تم
کب تک طاقیں شماتے ہو
میں مرتے ہم سک طاق کرتا ہوں۔

تمہیں ہلکت جھی ہے میر علران یہ کہہ کر وہ کہے سے ہاہنکل لیا مشین اگل
ماںے ابھی تک ان کے سرول پر کھڑے ہتے ادھر پر پیچی ہوئی کٹائیں تے
اسیں سے بس کر دیا تھا۔

بیک زیرد کی کار احتسابی تسری خاتمی سے
والش ہر دل کی طرف بڑھ دی جئی۔ پھر
سیٹ پر نزدیک ہے پوش پیدا تھا، اس کے
زخم سے اس تک خون رس رہا تھا بیک
زیرد کو مدد حاکم گردانا ہوا تھا تو زیرد کو
مرت کے قریب ہے جا رہا تھا اس لئے
وہ کار کی رخت رخچی یہ بخوبی چھاتا چلا جا رہا تھا
اچاک دیک دھماکے کی آزاد کیتی اور کار سے
ٹالو ہر نے بیک زیرد سے کار کو سیکھ لئے

ایک نذردار چھکے مانگیں تکل آئیں۔
اس نے ایک بلو کے لئے سر مدد کر دیکھا تو سوریہ کپل سیٹ سے غائب تھا
وہ سرے لئے اس کے کوٹ کو آگ لگ گئی اب معاملہ برداشت سے
اپنے چھکے کی دیر سے بے انتہا گزی تھی۔ اسے ایسا محروس ہو رہا تھا سے
کہ اسے ملٹے ہوئے آشمانی میں پیش دیا ہو۔ اور چھڑاں کے اپنی
پیدی اوت سے گھنے دعاۓ اسے چلاک لگا دی۔
اگل کو ڈوار پار کرتے ہوئے اس کے ہاتھ اور چھیس گئے وہ زمین پر
ٹھوپنیاں کھاتا ہوا درد رنجک چلا گیا۔

زمین پر ڈوٹنے کی دیر سے اگل بھج گئی اور دھواٹھ کھڑا ہوا اس کا قائم جسم
پھٹے کی طرح کھڑا ہوا جسم پر کافی زخم آتی تھے تھے ملک باللسنا
پیدی تھی۔ اگل کی دیر سے چاروں طرف روشنی ہو رہی تھی اچاک اسے کو
لئے دوڑ پڑے سوریہ پر پڑی۔ جو شام کا کار کے لڑکتے کے دردناک باہر رک گا
تھا، وہ تیری سے سوریہ کی طرف پڑھا تیر ابھی تک بے ہوش تھا اس سے
بھی پر ہاتھ رکھا سوریہ کے مرستے میں چند طلوں کی دیر تھی۔ اگل لے فردی
ٹھوڑے لگی اڑاکے اسدا شدی جاتی تھی اور ختم ہوا جاتا۔

سرکش باللسنا تھی اس نے سوریہ کو کافی تھے پر لادا اور گھٹھے سے
ہوتا ہوا سرکش پر آگی مانش منزل دیاں سے کافی درد تھی اس نے سوچا کہ

کہ بے حد کوشش کی لیکن یہ سود۔

کارکل رضا چونکہ سیہت نیادہ تھی اس نے اسے سمجھا تھا مانگی بروگی اور
پھر دی ہے جا۔ کارکل رضا یا کائی ہرمنی سرکش کے نیچے گھٹے میں ہاگری
اور پھر ایک اور نذردار ہوا کہ سہا اور پڑول کی ٹھکری اگل پکڑنی بیکنی
کو جس وقت تک دے برش ایک تو اس کے چاروں طرف اگل کے شعلے توں
رہے تھے اور خود بننے سے بھی منع نہ تھا۔

ذجنے اسے جسم ہیں کیا کیا کچھ ٹوٹ گیا تھا۔ اگل بھی ملک سے
کپڑوں کو بہیں گلی تھی۔ اس نے عکسیں کیا کہ اگر چند لمحے کی ویسے گئی تو ہم
صل اکٹا ہو جائے گا۔ اور خیر ترست نہ اس بھلک کو بہادڑت کر کے
کیوں کہ اس کے زخم بے حد خدا ناک تھے۔

خوبی کا خیال آتے ہی اس کے جسم ہیں برقی اور دلگی۔ اسے پہنچ
کو پیلا اور دیکھ کر اسے خوبیت ہرمنی اس کے جسم کی کلی ملکی ملکیتیں
چاروں طرف اگل کے شعلے موت کی بنانے پک دیتے تھے کارکل رضا
میں رہی تھی بیک نہ کہا اتنے وقت تک پر ہاتھ رکھو جوہر تھا۔

اس نے دیسی طرف دیکھا تو کارکل دیداڑہ کھلا جاتا تھا یاکس سے
دریا میں اگل کی پیاری تھی۔ اس نے اپنے جسم کو سکنی نہیں جایا تھا ایک ہانگی میں
ہوئی تھیں۔

تپیٹ موجوں تھا یہ عمران کی سیش بندی تھی۔

چرچ اج تشور کے کام آئی۔ آدمی گھنٹے کے آپریشن کے بعد طاکسٹر ناردنی نے امینان کی سائنسی خطرہ پاک تو پہنیں لیکن کسی مدد دد دیا نہ چکا تھا۔

ڈاکٹر ناردنی نے تشور سے نارائن ہڈک بیک نیو کی بھر مر جم چڑا کی۔



○ «سری جنگلیں میں ڈالوں کی کوہاتے نایاں ہم اپنے دل دیکھ دیں، یہ کب ورنہ کوئی ان

ہمان سب اپنی انکوں و ان کی کوئی بحکم تباہی تو ان پر پہنچو توہول سے مقابل رکابے

○ سری جنگل کا نام اپنے اپنے اپنے جسے توہکی روا

کپن کون تھا۔ ہیکن کیا — کیا کافر سری جنگل —

حال پبلشز بولٹر گریٹ ملتان

ھیکن کا انتظار کیا جائے یہکی اسی مرلک پر پہنچتا تھا لیکن ساری دنات دتی۔ اس وہ پیش گیا تھا اس سے تراپیا تھا کہ تشور جو ہلپیٹل پہنچا جاتا۔ آخاس نے دانش منزل کی طرف جما گناہ شروع کر دیا۔ کافی دور ہلاتے کے بعد وہ ایک چڑا بے پڑا گی۔ ادبر سے ایک ٹرک آدمی تھا اس سے ٹرک ڈاکٹر کی منت کی اور ٹرک ڈالا ٹور اسے اور تشور کو پہنچتے کے لئے تھار سو گیا۔ لیکن اب بیک تیردے دانش منزل ہلاتے کا ارادہ ٹرک کر دیا کہہ کر یہ تھی تھا کہ تشور اسے چھوڑ کر سیدھا پریس اسٹیشن جانا اور پھر قیمت پوزیشن ناڈک ہو جاتی۔

اس نے اس نے راتا ہمیں ہلاتے کا خال بنا لیا اور پھر دہ دانا ہمیں سے تقریباً سو گرد ادھر اتری۔

ٹرک کے ہلاتے کے بعد تشور کا کام ہے پہ ٹال کر راتا ہمیں میں داخل ہو گی۔ چند لمحے بعد ڈاکٹر ناردنی تشور کو دیکھ رہا تھا ڈاکٹر ناردنی قابل ترین سرجنیں میں سے تھا ان کی خدمات ایکٹری کی سیم کے لئے معروف ہیں۔ اس نے تشور کو حضراں کی حالت کو فروڑا ہاتھ لیا،

تشور کے سبھ میں تین گویاں تھیں جن کا تھکنا بے حد ضروری تھا اس نے فردا آپریشن کا فیصلہ کیا راتا ہمیں میں ایک جدید آپریشن

Prepared by: S.Sohail Hussain

اس عران سے مل کر مژد رونچ پہنچا۔

لنب پوش سے عزائی ہوئی آجاتیں کہنا۔

میں نے بکار سے سبھیں پر وہ آشیں کی تراپتے دیدار نے مشفت بھی
رلادگی۔

عران کے ڈاکٹ ٹالائی۔

دپایاں سن کر غصت سے پھٹ پڑا۔

شٹاپ ادب سے بات کرد۔

کیون کیا کسی سکلا کے ماسٹر ہیں۔
عمران نے اس کی پیچے میں کہا۔

لکھ رہا ہے عران اور اس کے ساتھیوں کے پیچے کھڑتے ہوئے
قندھل کو اخشارہ کیا اور یہ لخت عران اور اس کے ساتھیوں کے مژد
کو ہی سپاٹاٹ پڑا۔ آشیں گز کے بیٹ کافی ندووار پڑھ سکتے ایک
لے پڑ دہ سب بے ہوش تھے۔

دپایے آگے پڑھ کر باری باری سب کی آنکھیں کھول کر دیکھا پھر
سلسلی اندازیں طلبیں سائیں لی۔

لیکے بیس اب یہ بیٹے باس سبک باسانی ہیچ جائیں گے۔

گل مظہر رہا۔ یہ تم نے اچھا کی یہ تینی بلندی باس سبک عجیب جائیں آتنا



تقسیریاً آدمیے گھنٹے کے جھنڈیا

دعاہ کرنے میں ماہل ہر کیا حسین ہے

عران اور اس کے ساتھی تیاری تھے۔ وہ

اکیڈ دقا اس کے ساتھ ایک لقب ہے۔

میں تاریخ پڑھے عران کی طرف اخشار کو کہتے

ہوئے لقب دوں سے کہا۔

یہ مسٹر عران ہیں جن کو اگر فراز کر

کے لئے ہم سب لوگوں کو شکری کر رہے تھے

دیگر گلہ۔ مسٹر دما آپ نے ایک

انہتھی انہاںی تقدیر کا دردار سلسلہ نامہ دیا ہے۔

ہی اچھا ہے۔

پھر روپا نے ایک آدمی کو اشارة کی اور وہ شخص بھرپورے کرے
کے باہر چلا گیا۔

چند لمحوں بعد وہ کمرے کے اندر داخل ہوا۔

تیار ہے باس، اس سے ادب سے سمجھا کر کہا۔

اد کے یہ کپکر روپا یعنی کی طرف گیا اور پھر اس کے میز کی پہلی سائیں
گھے ہوئے کی ہیں کو دیکھا اور جان اور اس کے ساتھوں کے پیروں میں پڑی
سرپنی کریباں کھل کر دیوارہ صونوں میں گھس گئی۔

ان کا شاکر دین یعنی ڈالو روپا نے غذوں سے کہا اور پھر پایہ باری ان سے
کو اٹھا کر کمرے سے ہاپسے ہاپسے ملدا رہے کے پاس نکل دی ایک سیاہ زنگ
کی بندوں یعنی ٹال دیا گی۔

اد کے ستر روپا اپ کا کام ختم ہوا اس لیتھا آپ کو بہت یہ سے اعتماد
لوارے گے

ہم باہم کا خاصہ ہیں۔

روپا نے ہنچائی اور بے سرجھا کر کہا، اور وہ تعاب پاٹ دین کے ڈالا پر
کے ساتھ تھوڑا گید اور دلتی یعنی سے پل لے لی۔

بیک تیرہ عمران اور اس کے ساتھ
کے پاس میں ہے حد یہ چیز تھا، ان
کی کرنی بخوبی تھی۔ ادھر صندھ بھی گم تھا
اس کے تھریا تمام ساتھی سملئے جو جان کے
منظرے غائب تھے تیریز فی پڑ تھا
بیک تیرہ کو عمران اور کیڈیں مشکل کے
صلحیوں پر ہے پناہ اعتماد تھا بیکی
اس کے باوجود بھی وہ مضطرب تھا اب
حکم عمران کی طرف سے کوئی کمال آ جانی
چاہئے تھی۔

Prepared by: S.Sohail Hussain

ایک شوہر بیک زیر دنے مخصوص ہے جیسے کہ اس۔

ایں باسا۔

جیسا کی آداؤں کے کاون سے مکاری۔
جیسا کی اپنے کار میں ابھی جام ٹگرے سدیا پار میں جاؤ دہان کی شکری طاقت
جیسا کم اپنے کار میں ابھی جام ٹگرے سدیا پار میں جاؤ دہان کی شکری طاقت
تھیں یا رکے راک روپا سے مٹا تے طریقہ کار کا دیندہ میں تم پر چڑھتا
ہے۔ عران دعیو و دھان عوچتے یکش ایک ان کی طرف سے کرنی اعلیٰ
ہیں۔ مٹھو عارا پر نہیں تاچا جاتا۔ تھیک ہی کے عران دعیو کہاں ہیں
ہیں۔ تم سے روپا سے مل کر اندازہ مٹا تے کہ عران دعیو کہاں ہیں
ہیں۔ تم کی بات چیت اور ایک رکنا کہ روپا تم سے لکھ جائے
اور اگر وہ نہیں اعلیٰ کر کے کہیں بھیجیں تو یہ زیادہ بہتر سے تھا رے ہالوں
کا کچپ بزر چار لائسٹر پر درجہ سرہ چاہئے۔ اور جس وقت تم روپا پار
ہیں ملا اس کے بعد اسے ہر وقت کا رکھنا۔ کچھ کہیں تم۔

باصل یا سب سپ تسلی بے نکاریں۔

جوں کی کاڈا آئی۔

اد کے

بیک دیدیتے ریور کر دیا۔

چند منٹ تک وہ بیٹھا کر پڑا ہا پھر اس سے اٹھ کر سانے گئی مہمی الاری
کوئی اور پاشک میک اپ کنوا شروع کر دیا اب اس کی تکلیف کافی ہے۔

انصراف کر دیا تھا نے وون کے بھی بتایا تھا کہ کچھ نیا عمل ہی
کل سے گم تھا۔ اس کا کوئی پتہ نہیں مل رہا۔
بیک دنیو دکی حمل جیسا تھی کہ یہ کیا ہر دن ہے۔ اعلیٰ حکام عدوہ پر ایشان

تھے اسی ایم فائل کا کوئی پتہ نہیں مل رہا تھا۔ بیک زیر دنیو کی اہمیت سے
بجولی دافت تھا
دانی میں وسائل اس مصوبہ کی تفصیل تھی جس کے اخدا ایک دوست ملک
کی مدد سے ہائیڈر جن بم اور نیکری تیار پوری تھی۔ وہ دوست ملک میں سے

یہ مظفر عارا پر نہیں تاچا جاتا۔ تھیک ہی کے حفاظتی استحکامات نائل کی جوڑنی
کے بعد سخت تری کر دیتے گئے یہی اس نائل اس دہ سعادیہ اگاہ موجہ رحمہ جس
پر اس دوست ملک کے دنیو ہار جو کے دستخط تھے اگر دہ سعادیہ آزاد ہے جو
جائے تو یہ ستمارین الاتقانی بیچ گیلوں پڑا جائے کا خطہ تھا اس نے اس
نائل کو ہر صورت میں واپس کرنا ابتدائی طوری تھا یہ سوچیں۔ میک زیر دک
پسے حصہ دیتے ہیں کہ ریسی تھیں۔

ایک ایک نوایم تھا اور دہ بھی ایسی۔ مک اس ملک میں کھوئا کر سکا تھا اس
اس سے کچھ سوچ کر ٹھیک نا رسمور اثایا اور جیسا کہ بنی دال کے چند لے
لیم دہ سری طرف سے جیسا کی کاڈا آئی۔
یہیں جو یہ اپنیکا۔

چلی تھی اس سے دوسری الارڈ سے بزرگ ٹرالسیریٹر نکال کر جس میں دار
جوبیاں کے دستان پڑی ہوئی ایک خالی میز پر پڑھ کی تھی دیکھ کر
جوبیاں کے دستان پڑھا۔ اس کے داتاں پارٹنکل رہے تھے۔
کراس کے پاس پہنچا۔ اس کے داتاں پارٹنکل رہے تھے۔
بیک نہیں تھے جیب سے بزرگ ٹرالسیریٹر جو بال چھوٹے سائز میں تھا تو اس پا
ایک عالمی پسلے سے چار گناہ کم نکال کر کام کی اندر پہنچا۔

ایک عالمی پسلے کے چک کے مشہور انسانوں میں صدقیت کی ایجاد تھی جو
پڑھنے سیریٹر اس کے چک کے مشہور انسانوں میں صدقیت کے ادپر ایکے
حصہ مانیکیت سروں کے لئے تیار کیے گئے تھے اس میں سیریٹر کے ادپر ایکے
بیک سو شش لکھا دیا گیا تھا جسم کے ساتھ چھٹ جاتا تھا۔ اس کو عالم کی
روشنی پر تیار کیا گی تھا کیونکہ اس کو عالم ٹرالسیریٹر کا نوں یہ نہیں لکھا جائے تھا
تھا۔ اور اس پر کوئی کال آتی تو ایک جیت کو اٹھ کر ملکوہ مانان پڑتا جس سے
بعن اوقات اس پر شک کیا جا سکتا تھا۔

بیک نہیں تھے وہ ٹرالسیریٹر آن کریا تھا اس لئے اب دو آنام سے بیٹھا
جوبیاں کی لٹکوں سے درہما۔

کافی ہے ۳۰۔

جوبیاں دیکھ کر سری تھی۔

اد کے شیئم۔

دیکھیت کہا اور سیریٹر سے کامنٹر کی طرف چل دیکھا۔

تھنڈی دیکھ جویں کی میز پر کافی سرد کی جا پکی تھی جو لانے آنام سے

چلی تھی اس سے دوسری الارڈ سے بزرگ ٹرالسیریٹر نکال کر جس میں دار
اد ایک داد دیکھیں جیب میں ڈال کر پھر اپنے مخفوم کر کے سے باہر کا
آگلے، اس سے جوبیاں کو بودھ چارہ استعمال کرنے کا میصل کی قابوں سے
علадہ اس کے خیال میں اور کوئی صورت نہیں تھی اب وہ جوبیاں کا تھاب کر کے ہی
کے چینگوکار کا پتہ چھوٹا چاہتا تھا تھوڑی دیر یعنی اس کی اتر تریخ تاریخ سے
حالم تک کی طرف دیکھ رہی تھی۔ راستے میں اسے جو لیانا اپنی کامیں جاتی تھیں اسے
اسے کام کرنا ہوا نکل گی اور دوڑ چلا گی وہ اس سے ہیٹھے روپیاں پہنچاتا تھا
چنانچہ تھوڑی دیر یعنی دیبا یا درمیں داخل ہو جو دیبا تھا۔ اس سے بیک کوئے ہر سے
مکی جویں ایک مل کھل میں سمجھاں میں تو پڑھے جسے احصار کو اٹھا کر زینا
شروع کر دیا۔ اس سے لے دیتے اس کے سر پر سفر تھا۔

کافی ہا۔

بیک نہیں تھے جو لے دیا تھا اور دوسرے جا کر چلا گی چند لمحے بعد کا اس
کے میں رک چکی تھی۔

اس وقت جو لیا گئی بادیں مغلی ہوئی۔ یاں میں تیک تھریسا تھا اور ادا کے
نقوش اس کی طرف اٹھ کیتی یاں میں جو کہ زیادہ تعداد خیڑہ مانپ اپنے کو تھی
اس سے لے بہت سے لوگوں کی نکاروں میں بیک نہیں تھے جو اس کے سامنے ناجی
دیکھ کر دیکھ رہا سامنہ پا کر کافی تیار کئے تھا۔

کافی بتائی اس کا ایک گھوڑت نیا اور پھر یہ لخت اس کا جوہر مخفی
ہو گیا وہ اپنی جگے کھلی ہو گئی اس نے ۷۰ فٹ کی پیال تیزی سے اٹھ پڑا
ماری ایک دھماکہ سا درہ بال میں۔ جھیٹے ہوئے سب لوگ چمٹ پڑے
ویٹریزی سے جو گلی کی طرف پڑھا۔
یہ کافی نے آئے ہو۔
یہ بارے یہاں کی گھر۔
جو گلی کی آواز مخفی سے پڑتی گی۔
بلیک زیر دھیرے دھیرے مکار ہا تھا۔ وہ بھی گلی تھا کہ جو گلی کی پیال
رہتی ہے۔
کیا ہوا یہ یہم۔
دیگر نے گھر لے ہوئے بھیسیں بہا۔
تملا سر ایسی کافی تم والوں کو چلتے ہوئے سس سے بلاؤ رہتے۔
کہاں ہے تملا ماں! میں اس سے بات کر دیں گی تم تو گ پیسے
لئے خدا کے نام پر کافی پڑاتے ہو۔
جو گلی مخفی سے جمع اٹھا۔
یہم میں اور کافی لا امتیاں ہیں۔
دیگر نے جو گلی کے مخفی سے اور نیادہ گھر لئے ہوئے ہے۔

حال میں بھی ہوتے ہیت سے لوگ جو گلی کے گرد اکٹھے ہوتے گے دہب
پر کوئی براں بنا کر رہتے۔
نہیں کہاں ہے تملا ماں! اس سے بات کر دیں گی۔
جو گلی نے بھیجے ہوئے کہا
بینو ۷۰ فٹ سے نکل کر جو گلی کے قریب آگئی۔
ماما! آپ تغیرت رکھیں۔ کافی اور آجاتی ہے۔
اس نے پہنچ لی کہ کوئی نہ تھے ہوئے کہا حالاً تکردار چھرے سے ایسا تھی
کیا ہوا یہم۔
جو گلی اس کی طرف گھوم کر مخفی سے کہا۔
پس ماہم اس بارے ماں! روپا ہیں۔
جو گلی کے ہواب دیتا۔
اب اس کے بیٹھیں گلی کی سیکھی آگئی تھی۔
تو یہیں اس سے مٹا چاہی ہوں۔
جو گلی کہا۔
باس بھی آپ سے مٹا ٹرد پسند کریں گے کیون کہ آپ میں ہے تملا اسے آجی
کہیں۔

Prepared by: S.Sohail Hussain

سپاکی اکھوں میں اچاک چک آئی۔
 دہ غریبے جوں کی طاں و بیکھر لایا تھا۔
 سیون بیان بات کرنے میں کیا ہوت ہے؟
 جو لایے رکھا۔
 شامِ نوری ہو مادام۔
 سیکھ خیالیں بیان کے ماحل سے میرے کمرے میں بیٹھ کر باتیں کرنا نایا
 ہے۔
 دیبا نے سکھتے ہوئے کہا۔
 میں تم سے کوئی ٹوڑنی کیتم کھا جاؤ گے۔
 چل میں
 پڑ کر تیار ہوں۔
 جو لایے کہا اندھوڑہ دو گول سیڑھا عاصی چڑھ کر اپر ملے گئے۔
 بلکہ ذرید اپنی میر پر بیٹھا اطیاب میں سب کچھ سن رہا تھا۔ اس سے
 ہٹکنے میں کوئی دھل نہ دیا بلکہ فائزشی سے بیٹھا کافی پتیا رہا۔
 ان کے اوپر جانے کے بعد بال میں جو لایکے شفعتی پر میکوئیں شروع ہو گئیں
 اور سمجھ کا مذکور کے پیچے کھڑا اب بھی اچا گال سب سارا رہا تھا شامِ تھپڑا کا قید دردار
 پڑا تھا۔
 بیوی مارڈ۔ دوپاکی آداں بدیک ذرید کے کاغنوں میں آئی۔

بیٹھنے نہ رہ خندلے ہیں کہا۔
 شٹاپ جو لایچی اداں کا ہاتھ گھوم گی۔
 بیٹھ کے چہرے پر نالے ڈاپھر پڑا لوگ لکھنے میں آگے بیٹھ کی اکھیں
 سرفہی آگئی اس سے جیب میں ہاتھ لالا۔ اس سے پیٹ کے کار اس کا ہاتھ جوں
 باہر آتا۔

سیڑھیں پر رپا انظر آیا۔
 کی بیٹھا سرہ رہا ہے رپا نے گردوارہ دانیں کہا۔
 اس آواز کے سختی ہی ہال میں افرانگی پڑ گئی۔ جو دیا کے اندر گردھوڑے ہوں
 خندے تیزی سے اپنی اپنی میز دل کی طرف پلے گئے۔
 بیٹھ کا چہروٹھے سے سرخ بیٹھا لیکن اس نے اپنے بیٹھ کو حرمہ بارہن
 ہٹائے بیٹھے ساری آخیل ہیان کی۔

تو تم کو رپا۔ اس بارے مالک۔
 جو لایاتے لاپرداہی سے رپا کی طرف دیکھتے ہوئے ہیں۔
 بیان۔ بیباتے آہستہ سے کہ۔
 تھا سے ہال ایسی شری ہوئی گزدی کافی لوگوں کو واقعی جاتی ہے۔
 جو لایاتے کافی کی طشتہ اشارہ کرتے ہوئے کہا۔
 تم سیکھ ساتھ دفتر چھو دہیں آلام سے بات کریں گے۔

Prepared by: S.Sohail Hussain

بُل توسِ جوں آپ کا پورا نام کیا ہے۔
دیپاں کچھ بڑتے کہا۔
جیسا اپنے طاشِ جعلان سے جاہ دے رکا فی ۱۷ ایک بنا
کر دیا۔
یعنی عران کا ساتھی ہو؛ اچاک دھیانے پرچا۔
عمر کا فی کہ جعلی جولی کے اخون سے گرتے گرتے پہن کیوں کہ اس کے لام
جن میں دھماکہ دیا عران کے بارے میں براہ راست سوال رکھے گا۔
تم عران کو کسے جانتے ہو۔
جولیت کے حاسِ بھالاتے ہوئے دیپا سے پرچا۔
عمر اور اس کے ساتھی کوئی منے لگنا کہ رہا ہے۔ مس جولی۔
اوہ دیپا کے بارے اخون میں ریواور بھکھے گا۔
یعنی جو موسیٰ بے سو جوں کہ تم عران دھڑو کی ساتھی تکل وہ پہلے بے اخوان
قہار کہ دن تھدا ہے حسیر کے مل آور بی خلطاے خٹا ٹھانا۔
جو دیپا چک کر کھڑی ہو گا۔
تو اون تم تھی گوئی مار دے گا۔
جیسا تفسیر ہے نے کی ایک گا۔
جسکی، بستے ہے اور تم خدماء میرے کیسے میں کیوں آئی اور بھر ظاہ

جولیا دھم سے صرف پر بیٹھ کی۔
رڈپا نے گھنٹی بھاٹی۔ توڑا ایک بیرہ کمر سے میں آگی۔
بیٹھیں کافی تیار کلا کے کاڑی۔
دیپا سے بیرے سے کہا۔ اور سیرہ ادب سے سر جھکا کر باہر نکل گی۔
میں آپ کا نام لوچھا کتا ہوں۔ دیپا نے جولیا سے غلط بہ کر
جسے جولیا کہتے ہیں۔
جولیا نے اصل نام بتادی۔
جولیا۔ دیپا چونکہ پڑا اور پھر بعد جولیا کو دیکھنے والا
تم تو کچھ کیوں؟ جولیا نے جیرت کے پرچا۔
کچھ نہیں۔ کسی زندگی میں میری ایک دھمت کا نام جوں تھا۔
دیپا نے سہم سا جواب دیا۔
اتھے میں جولیا کافی سے کہا گیا۔ دیپا سے کافی جانانی اور ایک پہلی اٹھا۔
جولیا کے سختا نکھل دی۔ جولیا دیپا کو الجلد دیکھ رہی تھی۔
اس کے پہنچ سے دھکھل کی گئی۔ کر دیپا اس کی اصلیت پہچانتا ہے اس
ٹھانے سے شک خدا کو دہ کافی میں ضرور کوئی خراب آور دعا مانے گا۔ میکن اس
کے بخوبی کے کہا جو دعا سے اسی کوئی حکمت نظر نہ آئی چاہ پر وہ کافی کا
مدرس سے علمی ہو گئی۔

یہ کہ نریں کرنو لا ایرسے امتحان سے بدل سکتے ہی ادا کر دیا تھا
اور وہ میر پٹھا جا کیجئے سے باہر نکل آیا۔ اس نے کامیابی کی اور تھوڑی
دندان ایک اور یکھیں جا کر بیٹھیں۔
ندپا کے میں دبائے کے چند لمحے بعد ایک بجھہ پھر سے کمرے ہیں مال

ہوں۔

یہ سر
بیکرو ڈالدی
اوکے باس۔

بیرہ دا پس ڈالگا۔

چند لمحے بعد کاروبار میں جیسی کوچیں کا تھپڑا تھا اندر داخل ہوا انہوں
کی پٹھکن دیکھ کر وہ ایک لمحے کے لئے شکنا
و دیکھو تو دین کا اسلام کر دی۔ مس صاحب کو میرزا سے ملتا ہے۔
اوکے باس۔

تو ہی بھرپور نظاروں سے جیسا کو دیکھتا ہوا طاپس ڈالگا۔

تم اس کا خیال رکھو میں اس کے ساتھی کا پتہ کرتا ہوں۔

وہ دپتے غنڈے سے کہا اور خود باہر نکل آیا۔ وہ سڑھیاں اور کہاں
میں داخل ہوا اور پھر اس نے گھری نظاروں سے بمال میں بیٹھے ہو گئے اور اکو دیکھا

ٹلوپر بھگڑا کھڑا کیا میرے خیال میں تم مجھ سے مٹا چاہی تھی اس کا مطلب
کہ تمہارا کوئی نہ کوئی ساتھی تھا اسی کوچانی کو رکھا پر بگا۔ دیسے میں اسے پہلے کر دیا
یہ کہ اس نے ایک لمحے سے میر پٹھا جا کیا میں بیٹھا چند ہی لمحے کی
غمہ ہے ماتھیں ستیہ گلے کر کے افراد اگی۔

مسن جوں بلاڈز سے اپاریل اور نکال کر باہر میر پر رکھ دد در در
یہ ساتھی جس سے بلاڈز میں باقاعدہ لالنے سے بھی اگر بڑھی کے لے۔
رضاۓ امدادیان سے کہا۔

میرے پاس کوئی بیوالا نہ تھیں اور تم اس کے لئے بھی سیاں سے آئے۔
وہ سماں غرائب سے میر کی صرف دعائی پیسے ہیں اس کے کوچمیں ستیہ ہیں
جیلیاں سے اچھا جا کیا۔

ستھاپنہ بشارافت سے مایا اور میر پر دکھ دی۔

رضاۓ تونگے لمحیں کہا۔

جو ہی ایک لمحے کے لئے بھکھانی یہ کہ نظر نہ دے کو اپنی طرف بیٹھے
کہ اس نے بلاڈز سے بیوالا نکال کر میر پر رکھ دیا

ستھکر۔ دپتے نیکھلے اندازیں کہا۔

اب میں دیکھتا ہوں تمہارا ساتھی کر لے۔

یہ کہ اس نے میر پر گلے ہوئے بیٹھ کر دیا۔

یک دن اسے کوئی لگنے کا نظر نہ آیا۔
لیکن اور پھر دن پہلے دیانتے ڈائیور کو تعاقب کا خاص خیال رکھتے
لیکن تیر دوں کو لعنت کر کیجئے سے بہتر نہ کریا اور شیخ سلطنت دیانتے
لیکن بھی گھیں آئیں اسے صدم تھا کہ دیپا کا ایک مخصوص دروازہ پھل کی میسر
مانتھے اس نے اسے ایسا تھی کہ دین اس لگی میں بھر جو بھی اور داتھی ایک سیا
دیگ کاریکن دیاں بھڑکتی تھیں۔ وہ محظوظ انداز میں پھتا جیسا دین کے نتیجے
دین میں کوئی آدمی ہیں تھا اسٹڈی ڈائیور کو اولاد کے لیے گیا تھا اس نے
بلدی کے ہب سے ایک چھوٹا سا چینٹا سادہ نکلا اور اس کے ساتھ ایک
سلسلی پیپ لگا ہوا تھا۔ اس سے پہلی سے دین کے بھکڑے بزر کے پیچے
اس دبے کے پیپ کو چکا دیا۔ اور پھر خود مطمئن اندھیں پٹ پڑا گی یا کریں
یہ تعاقب کرنے کا سخت نظر تھیں انداز تھا اور یہ عزم کی مخصوصی وجود تھی
اس دبے میں ایک مخصوصی ہے دیگ سیال تھا جو کار میں کے ساتھ ساتھ
دھرے دھرے ڈرک پر گناہ ملا جاتا۔ اسے شفعتی میں دیکھا سکتے تھے۔ ایک
مخصوص بھک پسندے یہ شرک پر ٹھوڑا درستے چکتا تھا۔ اور تعاقب کندہ
وہ بھک ہیں کہ رہے تھے اسلام سے اس سیال کو دیکھتے ہو رہا تعاقب کر رہتا ہے۔
آنفلام کر کے بیک نیز دیباہے یعنی میں اک میچیاں

اس دھرانہ میں نے ساکم جیسا کو اپنے کا دست مار کر بے پیش کر دیا
اوہ دپا اسے دین میں لادنے کے احکام دے رہا تھا۔ جو دین میں

لشونیہ

مصنف بلقیس ہاشمی کا ایک شاہکار ناول

حوالہ پیغمبر نبی پر گرد فراز

کی سمجھاتے ہے!

دوسرا نے جواب دیا۔

بھائی صاحب پانی تو لا دو کافی دیکھ لگتے ہے عمران کی زبان بھی گئے
لگتی۔

باس کے آنے پر سب کچھ مل گا ابھی خدا کوش رہو۔ ایک نتیجہ پوش سے
اسے شانت نہیں ہے کہا۔
تو کیا تمہارا بس بیشتر کام تلتے ہے۔ عمران نے بتتے ہوئے کہا۔

لیکن وہ شخص بیشتر کام حلک نہ کچھ سکتا
بیشتر کیلیں۔ اس نے اور رہنمایتیں پوچھ دیا
بیشتر چار سے ہیں ایسے آدمی کو کہنے ہیں جو بہت کم بر
خدا کوش رہو شامی بس اسرائیل ہے۔ نتیجہ پوش سے جلدی سے کہا کیوں کہ
حلک میں لگا جاؤ سارے ملبوس طبقے بھی نکلا تھا۔

تو کیا جیسی تباہی بس سے ڈناؤں۔ عمران نے منحکم خیر انداز میں کہا۔

شط اپ۔ نتیجہ پوش خفظتے ہے سچے ڈٹا۔
پُرمی بات ہے۔ حینے سے ان کو کر سلطان ہو جاتا ہے۔

عمران نے اسی الجھیں کہ
اس سے پہنچ کر نتیجہ پوش کو جواب دیتا۔ حدداز کھلا اور ایک دبلہ



ایک بہت بڑے ہال میں عمران کی پڑی
تھکلیل۔ جذب۔ عصیتی۔ جولیا۔ مسجدوار
پر پڑھتے ہیں اس کی سیل پر بندے ہیجے
تھے۔ یہ بخوبی کامنا ہے۔ مدد کو اور ترقیا پا جادے
خود کے لامتحاب ہیں جو تین کس لئے ہال
چار دل کو ہال میں کوئی تھے اصلیہ ہی نہیں
لما نتیجہ پوش بھی موجود تھے وہ سب ناموثر
تھے تھوڑی دیر بعد ان میں سے ایک سے کہ
باس ابھی کہکشانیں آیا۔
اکتنے ہمارے کردہ آرہاتے

Prepared by: S.Sohail Hussain

پڑھنے کے طریقہ اشارہ کی اور پھر صدر کی طرف اشارہ کرنے کا کہا کریں۔
کیلیں کی طرف اشارہ کی اور پھر صدر کی طرف اشارہ کرنے کا کہا کریں۔
کیلیں کی طرف اشارہ کی اور پھر نیامن کی طرف دیکھ کر کہا جو سیاہ کی متعاد
کیا جائے کا پڑھنے کا شرط ہے۔
کیلیں کی طرف اشارہ کی اور پھر نیامن کی طرف دیکھ کر کہا جو سیاہ کی متعاد
کیا جائے کا پڑھنے کا شرط ہے۔
ٹیک ہے۔ بس نے سر ٹالیا دکھ پر درج تھا۔

ٹیک ہے۔ بس نے سر ٹالیا دکھ پر درج تھا۔
بڑے کشیں کیا ہے اس نے ایک تقابل پوش سے کہا۔
بیک نہیں سے تقابل پوش نے موذیات حواب دیا۔
اسے خدا۔

اندھا کے اشارے پر اس کے اشارے پر دھنادے کے پار کھڑا چاہا غلطہ
بیکھڑا گیا۔ چند لمحے بعد ایک تقابل پوش اندر داخل ہوا۔
سامان تبدیل سے بس نے اس سے پوچھا۔
بیس سو بیڑے کیلیں سے سر جھکا کر کہ۔
سے کڈا۔ بس نے کہا۔

عمران حلیح ریلی قا کر کون سا سلطان ہرگاشایدیسی لوگ بیباں سے بھیگ
چلتے ہیں۔

چند لمحے بعد اس سے منہ بیتا کیوں کہ وہ تقابل پوش اندر داخل ہوا تھا اس
کے ان قیسیں ایکروں کا دیہ احتیا سما تھا وہ سیکھ گیا کہ اذیت کے سامان
کے تسلی پوچھ رہی تھا کامدیر ایک چھوٹا سا اور نازہ استا ہے جس سے ایکروں

پڑھنے کا شرط ہے اس اندر داخل ہوا۔

سے اغاب پوش سے دیکھتے ہی اربس سے افکار کر رہے ہیں۔
عمران نے بھی اسکے کاوش کی کوشش کیں اس کاوش کا بیچ یہ ہوا کہ وہ کرسی
میست ورش پر لا ہکلی۔

باس کے اشارے پر ایک خندے نے آگے بڑھ کر عمران کو کہا میست
ید عاگ کر دیا۔

شش شکریہ بھائی عاصب۔ عمران یون یا پانچ ٹکے سے میں میں کی
دھنڈ کر کیا ہے۔ اس کے پھر سے پرچھ قیس بھر لپو انداز میں جدہ دیکھیں
بیساں ایک کری پر کاٹھکیں۔
عمران کوں ہے؟ اس کی تکمیل کر دیا ہے اس کو کہی۔

یہ ایک تقابل پوش نے عمران کی طرف اشارہ کرنے پر تے پا
پول۔ اس نے سر ٹالیا۔

باقی کوں ہی اس نے دھنارہ پوچھا۔

میرے یا الہیں حسند۔ عمران کا بچا انتہائی نعمیات تھا
شش اپ، بیساں سے اسے ڈالا اور عمران یون ڈر کر میٹ گی بے اس کا
ہالت خیل سوچا گا۔

یہ اس کے ساتھی ہیں ایک تقابل پوش نے چیل ہرزت صلیعی اور کیش

Prepared by: S.Sohail Hussain

نیکل کی طرف اشارہ کیا اور پھر صدر کی طرف اٹھ رکھتے ہوئے کہا کہ یہ سچی
کراں پر اپنے کام کر سکتا ہے۔ اور پھر نیاض کی طرف دیکھ کر کہا یہ سیاں کی مقام
سی آئی تھی کاپسٹر فرندٹ ہے۔
دیکھ ہے، بیس نے سر لایا دہ کچھ دیر سرچاہا۔

بڑے سکھی کیا ہے، اس نے ایک تقابل پر اسے کہا
بیک رہم میں سر اتحاب پوش نے موڈیا ہے جواب دیا۔
اے لاد!

اور ایک تقابل پوش کے اشارے پر دیداد کے کیاں کھڑے ہے اعتماد
بیکر چلا گیا، چند لمحے بعد ایک ت مقابل پوش اندر فصل ہوا۔
سامان تیار ہے، بیس نے اس سے پرچا۔
بیس بڑے سکھی کی سے سر جھکا کر کہا۔
اے آدم، بیس نے کہا۔

عمران سخن سلیٹھا کر کوئں ساسا عمان ہو گاشایدیر یوگ سیاں سے بھی گی
پلتے ہیں۔

چند لمحے بعد اس تھے دن جیسا کہوں کہ وہ تقابل پوش المدد واللہ ہی را ہذا اس
کے باقی میں ایک لکھ کارڈ ایشورا جما تھا وہ کچھ گلی کیے اذیت کے سامان
کے قابل پوچھ رہا تھا کا دیر ایک چھٹا سا افتخار بتاتے ہے جس سے ایک لکھ

پڑھوں تھا ستم تقابل پوش اندر داخل ہوا۔

سے اتحاب پوش اسے دیکھتے ہی اور اسے ایک طرف سے بوجتے
عمران نے مجھ اتحے کی کوشش کی تک اس کوشش کا تجویز یہ ہوا کہ وہ اس
سیست درج پر لاٹھا گی۔
باکس کے شام سے پر ایک غنڈے نے آگے بڑھ کر عمران کو کہی سیست
میدعا کر دیا۔

شش شکریہ بھائی صاحب۔ عمران ہوں ہامنے گلا بیسیں میں کی
دقائق کرایا ہے، اس کے چھرے پر جانشین بکرو افغان میں صلیہ دکھاری پیش
پاک اس ایک کری پر راگہ بھیگی۔

عمران کوں ہے؟ اس کی بھیر کر داد مالیں گوئی۔
یہ ایک تقابل پوش نے عمران کا طرف اشارہ کرتے ہوئے کہ
بچوں، اسکے سر لیا۔
باتی کوں ہی؟ اس نے دیدار پوچھا۔

سیمرے یا آئیں حضن، عمران کا لیجہ اتحانی نعمیان تھا
شم اپ۔ بیس نے اسے ماننا اور عمران دیں ڈر کر سیست کیا ہے اس
ہارٹ قیبل ہو جائے گا۔
یہ اس کے ساتھی ہیں ایک تقابل پوش نے ہوئی جو زب صدیق اور کیش

درود میں جو دلکھتے جاتے ہیں۔ چنانچہ اس کا دیہ سے ان میں سے
کسی کے جسم کو جلا دیا جاتے گا۔
عمران کو آگے لے کر، پاس سے حکم دیا۔
اور وہ نقاب پوش عمران کو کسی سمت اٹھا کر ہال کے ایک ستون کے پاس
لاگر نکھل دیا اس سے تونکے پاس بیٹھا راتھا۔
اس کی قیضیں چھانڈا لار، اور ایک منٹ سے سے اس کی قیضی کی استین چھانڈا لار
ارسے ارسے... رسمے... ظالمو... آجی قیضی قیضی کا ستیا ناس کر دیا، عمران
نے گلزار ہر سوچی پیش کی۔
کوئی بات تمہیں تی اہل حل کے گی۔
ہاس سے الہیات سے بکا۔

اچھا بخیر ہیکبے، عمران یعنی معلمش ہیگی۔
نگاہ بانے آہت سے بکا۔
اور ان میں سے ایک نقاب پوش منے کا دیہ لا سوچی چمک میں لگایا اور ایک رشت
بعد جب کادیہ سرخ ہو گی تو اس نے رسمے عمران کے بادکہ طرف پڑھایا۔



پہلی ندیہ رسیال کی بعد سے تھا تب
کہ ہدا دار حکومت آپسچا، تعجب گھن میں
کی ایک ویسے دعویٰ کو کھی پر آنحضرم ہوا
کوئی پرست کوئی نہ پڑھتے الگی سرپنچی اور
کوئی نہ پڑھتے وہ جو کوئی کوئی کا پہک
بندھا اس سے کافی آگے جا کر ایک چھوٹی کی
تلی میں اپی کا لکھی اور اتر کر خود کوئی کی
چھلی طستہ آگیا انہیں کافی بڑھ گی تھا
اس نے دیکھ لئے جائے کے اسکاتا کہ تھے

تاریخ میں سوکر ایکٹھو گولنے تھے۔

پاس سے بڑے اطمینان سے تراویب ریا،
میں سے بتایا تو سے کہا یکٹھو ہی سے پالت طبلے کا نام ہے۔
تم نکلنے کردا ہی یہ طبلات ان میں بدل جائے گا۔
اچھا تو اس کا مطلب ہے کہ یہ کادیہ جادو کا ہے۔
جان۔

اور چھڑاں کے شاہے سے تاب پوش نے کادیہ دریاۓ عمران کے بازد
پر گواری۔ عمران کے بازد سے چرچی نکو آئنے لگی۔
عمران کی اکھیں میں دھشت کی جھکیاں نظر آئیں۔
لیکھنے کی خواہیں نے آخر تک تربیک سوتی ہی۔ بازد کی دیسیاں بکولنا تو اس کے
لئے کوئی مشکل تھا اس سے میں تو اس کے باقہ کا مخصوص لمحگان کافی تھا۔ یہاں
اصل مسلک ہال کی پورش پر قابو پاتا تھا۔ آخر اس سے عمران کی تسلیمن برداشت
شہر کی اس سے کچھ کرنے سے کچھ کرے یہ سلسلہ ہزار ہوتے کافی فضل کیا اور
چند لمحے بعد اس کے ہاتھ دیویوں سے گزندہ ہو چکے تھے۔

عمران اب بالکل خاموش تھا اس کے دو قوی بازدگوں پر کافی زخم آپکے تھے
یعنی عمران کے منہ سے ایک سکھی خٹکلی۔

اگلے نئے آندرہ سرستے ہے اور صراحت نظر ٹھائی خکریہ تھا کہ سب لوگوں کی آندر



کہو یہ عمران کے بازد سے چھٹی گیا کہ
کے سینکل سلیڈنگ پالی میں چیل کی جو
نے آنکھیں بند کریں یا کیں عمران کے بہ
پر ایک شکنی ہی نہ آئی اس سے کے چہرے
پہ بہے بیاہ سنبھیگ ملادی تھی کہیں تھیں
سونج اسما تھا کہ بیاہ سے چھٹا یا کے
حاصل گی جلدی کوئی تربیک اسی کی کوئی تھی
پہنیں آئی تھی۔

آنحضرت یہ آشنا دیکھوں کر رہے ہوئے تھے
تے پہنچا، سکھی گی سے پوچھا۔

علمان کی طرف تھی اس کی کراسی ایک کوئے میں تھی اور اس سے چند تدویر اور اپنی پڑی تھیں ایک ایک جمع ابھری ہے جس کی جزوں کی تھی شادا اے ایک غنڈہ ہے تمہول میں مشین گی لے کھڑا تھا اس نے سوچا اگر میں اس مشین کو پر قابو کروں تو شام کوئی باتیں ملے غنڈہ بھی عراق کی طرف متوجہ تھیں اس نے بیچے بھی جو حصہ لکھا اور دوسرا حصہ مشین کو اس کے باخوبی میں ادا کیا اور دوسرا حصہ مشین کو اس کے باخوبی میں ادا کیا اور دوسرا حصہ کی لگوں اور جگلی عجی تمام لوگ چک پڑھ ایک لمحے لئے پوکش کی کی جگہ میں دیکھی اسکی لمحے میں گھٹی اور پورا رکھنے کے بعد باقی تینوں حصوں کوں سیست نریز در دھر رکھ کر لیکن دھر سے نہ تھام تھاب پوش کے ہاتھوں میں ریوا اور چلے باس اپنے بڑے پیٹھوں تھا وہ قرباً اس سے چڑھ۔ چلکا تھا وہ جب کافی طاقت درستھون ہو رہا تھیں عراق کے ہاتھ میں اس کا باداگی اس سے چھکے سے اس ۷۱ ایک تھاب پوش کے ریوا اور سے گولی ٹکلی اور مشین کی جھیل کے ہاتھوں اگر کوئی سی خود دیدیں یعنی جو اس سے پیٹھ کر دسری لگتا کہنے والی کامیابی کا کوئی سکھا اور اس تھاب سے رہ کا گرد ایک طرف تھیج کی ہوتی تو وہی کاروں میں راہ رکھنے والی زندگانی سے ایک تارہ اور ہال میں ملٹے دالی ایک لیکھا تھا اس کے ہاتھ میں کوئا سا پلا۔ کہ کہیں کیش شکلیں دہڑو۔

چند لکٹ کلادی اور انہلہ کے مطابق دہ دہر جا لا جیاں ان لا پاس موجود رقا
لکل دہ انھرے سیں اس سوتن سے جانکرایا جیاں کادیے رکھا جاتا دہ پھر
سے اھٹا یک پھر دہ علماں کارکی سے جانکرایا اس نے الگ انستھال کی اور پھر
علماں بھی دیوں سے آنداز ہو چکا تھا۔ عران پھر قیسے زین پر ریگ یاں ہالیں

عمران اور کیمین شکل کے طرادے یا تو سب لوگ چلے جائیں
عمران تم کام کر کتے ہو جا بیک زیر کی نظر عمران کے پاندھیں پر پڑی جو
گروں سے خون رس رہا تھا کیونکہ اس کی وجہ پر بہت عمران کا پتے اپنے سے پرتے۔
پر بخوبی، ہال میں اب کون حاشاۓ العاب پوش ہال سے باہر نکلے ہال، عمران نے کہا۔
کامیاب ہو چکے تھے۔ تپیدیر سے ساتھ۔

استھیں روشنائی سے مٹاوج کی روشنی افراٹ پڑی۔
عمران علیہ السلام سے اپنے ساتھیں کی رہا کرد، جو تم تکلیف گئے ہیں۔
آزاد ایکٹو کو تھی جو لانے بکری سیست فرش پر پڑی اعلیٰ ان کا سامنے کیمی کو سیاہ دین ہی غائب تھی۔
ہال ماتھی تاب پوشیں سے خالی تھا۔
پہنچ کھلا سوتا تھا۔

ٹارڈ اور عاد عرفیتے شاد کوئی درستی مجب کرے یہیں
عمران نے ہاں کھلائی۔
ادب پر مٹاوج کا روشنی میں اسے ایک ٹیوب نظر آگئی اس سے چوتھے ہاتھ میں
بندشکے بھن دباتے شوڑ کر دیتے ایک ٹیوب نظر آگئی اس سے چوتھے ہاتھ میں
بھنس تم حل، اور پھر وہ بیک زیر کے یونچ جا گئے لگئے۔
جگکا گیا۔

عمران اور کیمین شکل نے چوتھے سے سب کی اسیاں کھل دیں جو ان
یکین عمران نے کو کہتا جاہا۔
شتاب علیہ کو دقت کرے۔ ایکٹو نے تھنچ لیجیں کہ، اور عمران
باید ذہنی تھا۔
استھیں بیک زیر کو دشمنی توڑ پکھا تھا اور درستے تھے اس نے اپنے راتھ پر بھرتا ہوا کاریں شکر گیا۔
چھوٹا گل سادھی دہ پرول کے بن فرشی پڑا۔

Prepared by: S.Sohail Hussain

بیک زیر دستے تفایب آتا رہیا۔
 کیپن شکل نے مدھی سے اس کے چہرے پر نظر مانی پا ہی۔
 میں بیک اپ میں بیوں شکل۔ بیک زیر کیپن شکل کا اندازہ جس
 چکاتا ہا۔ کیپن شکل میتپ کردہ گلہ
 کاریں پونک اندرھرا تھا اس نے کیپن شکل اسے اپنی مارٹن خرچ
 چوردہ سکھ لئے بیک زیر دستے دھ مخصوص عینک پر جھانی اسے دیکھ کر
 سے الیٹنا کا سائنس ہے۔ اب وہ بچ گیا تھا۔ کہ جنم کیسیں برس جائے
 ان کی کار تیر نقصانی سے دیکھا۔ تو نند جوں جھانگی جاری تھی کیونکہ
 جیکن تھا کہ باس کیاں جائیا پے جک جوں کی کار کیسیں نظر میں
 بی تھی دھا بھیج تھا بک کے اس طریقے سے بے جزا کاں نے
 سیرت بخاتی۔

کھوڈھنگہ اسی اور پھر اس کا رج سائل سندھ کی رہن ہو گیں عراق کی
 جو سندھ کی جانب جانکے کو کو شش کر دیے ہیں۔

تھوڑی دیر بعد ان کی کار سندھ سے کا دق دھا ایک گودی کی مرن میں
 جسہ ایک موڑ مڑ کرہ ائے اگے پڑھے تو دہ سندھ کے کا رو جوں کی
 نظر آئی۔ جنم ایک لا پچ پر پوچھ دی پے تھے جس سک ۱۵ کی کار سائل کے
 تربیت ہو گئے جوں کا ہ پچ سندھیں کافی ددد جا چکی تھی۔ بیک زیر عراق کا
 چوکیوں کا ہ پچ سندھیں کافی ددد جا چکی تھی۔ بیک زیر عراق پر خواہ بھجواد جلدی

کیپن شکل پر قدمے کار سے نکلے انہوں نے ادھر ادھر نظر دھٹائی کیل لائی۔
 بیک زیر نظر آئی۔
 کیپن شکل بلوسی سے باختہ نظر کا لیکن بیک زیر نسبت سے ایک
 رہنگی کیلایا دہ اس پر کسی کو کال کر رہا تھا۔
 جو نیول ہیڈ کارڈ۔ پیلو نیول ہیڈ کارڈ۔ دہ سیری سے بیل رہا تھا مارن
 بڑے اطیان سے پارادیں مرت دیکھ رہا تھا۔
 زخون کی درج سے اس کی تخلیت کافی بڑھ گئی تھی دوسرا سے سندھ کی سوتے
 ہے اس کے زخون پر تک چھوڑ دیا تھا۔
 ایس نیول ہیڈ کارڈ سپیکل۔ ٹالنیمیٹر سے دوسرا آداں بھر کی۔
 ایک شو سپیکلہ اور د۔
 کو ڈنر۔ دوسرا مرت سے خالدہ کپڑے سیر تھا۔
 بزر سکیں سون سکس ایکٹھ ملیدی سے خول کا نڈھر سے رابط خام کراڑا
 اور کے سر اپر پڑ کی آذا نکی۔
 چند ٹھیں بیرون کا دھر لیٹھ ارمن کی آداں ٹالنیمیٹر پر ابھری۔
 ایس۔ خول کا نڈھر لیٹھنا لیٹھنا سپیکلہ۔
 دیکھیے ایک لا پچ سخون سیت گودی بڑھ سے کی مرت گئی ہے اپنی قسم
 تربیت ہو گئے جوں کا ہ پچ سندھیں کافی ددد جا چکی تھی۔ بیک زیر عراق پر خواہ بھجواد جلدی

پیکنڈیر نے حکم دیا۔ اور کچھ شکیل اکٹھو کے اختیارات پر مشتمل رہ گیا
اسکے سر:

ادعا تھا۔ میک ترید نے کہ کر ٹال سینٹر بند کیا اور چھار سے ہر
میں ٹال دیا۔ اور چھوٹی شکیل کو حکم دیا کہ کار کی ڈگی میں سے تین شکیل گیر
اوٹ پس کے ترب نام بزم کمال لائے کیچھی شکیل ہر قی سے کار کی طرف رہ
گی۔ کوئی پسروں سے بعد ایک لارچ تیری سے ان کی طرف آتی ہوئی تقر آل
وہ لارچ ان کے پاس آ کر کی دھمکی دھمکی بھرتی سے اس پر کار پر گئے۔

ٹال سینٹر میں رہو رہ کر میک ترید نے لارچ میلادی لارچ واقعی تیر رہا
تھی اور چھر میک ترید لارچ کو پوری سپیدت سے چورا۔ تھا اس کا رن ادھر
یدھر بھروس کی لارچ کی تھی۔

مک کی نامور ادیبہ عذر بالوفرشی بنا
ک اہم تحریر

شہبز

قیمت تیر پرے
جمال پیش
بعہر محیث ملدا

محروم کی لارچ پوری تیری سے مند
یہی جاری تھی اس پر خار گدمی تھے اب
اہمیت سے تعاب تاری دیتے تھے وہ چاروں
کے چاروں غیر ملکی تھے ان کا باس دریں
ملکے پرچھ دیکھ رہا تھا۔

مشرق کی طرف پلو۔
اس نے لارچ میلے دے دا کو حکم دیا۔
ادھر لارچ کار مشرق کی طرف ہو گی۔
باہم بھیجت ہے شکیل نے سیل
سے کیے ہاتھ داد کر لئے۔ ان میں سے

Prepared by: S.Sohail Hussain

جنہیں ملے سکتے ہو چلا بس نے حکم دیا۔

ادل پاچ چلکے آگے بڑھ گئی۔ اب وہ پوری سپید پر چل بھی گئی۔
چلکی کی لاپڑان سے کافی بچے رہ گئی تھی خالدہ اتنی تیرتار تھی۔
ادل پر چلدا۔

باس نے چیختے ہوئے کہ۔

باس لاپڑا کی سیڈی پر گل روپی ہے
لپڑ چلے دلانے کہ۔

چھرات کلدار پر کی دشکند کدم آہستہ بوجی۔
کیا ہے۔

باس غصے سے بختا۔

سرپرول ختم ہو گا۔

لپڑ چلے دے نہ شد تے ہوئے کہ۔

کیا یہ کے ساتھ سب چوک پڑے۔

ادل پر جس کی شین گئی نے الگ الگ ادل پاچ چلاتے دا لاؤ ایک
ندردار بیج سے اچھا اور سندھ میں جاگا۔

گھرا۔

باس نے کہا۔

ایک آدمی سنبھاس کو حاملہ کرتے ہوئے کہ۔

شت اپ۔ تم لوگوں کی بیروتی نے مجھے الحجہ میں ٹال دیا ہے۔

باس نکل کی بات کا ہے کوہے نائل چلار سے پاس حفاظہ ہے۔

ہم انکی بہتر سے کافی درد نکل آئے ہیں۔

دھاصل خعلی چوہ سے بڑی بچھے فرازیجا ریشن شروع کرا دیا چاہیئے
تحامیں ایکٹو کے چار میں چوگی۔

باس نے بڑا تے ہوئے کہا۔

باس نے سمجھا ریشن کو اب بھی ہر سکتا ہے ان میں سے ایک نہیں کہ۔

ہمیں اب وہ پوری طرح چکتے ہو گئے ہوں گے اور پھر اب بیکٹوی سدی
ہم میانہ میں آ جیتے گا ہمیں چائے تھا کہ ایکٹو کا پتہ چلے کی جائے ان
سب لوگوں کو گولی ہادیتے... ایکٹا ایکٹو کی کرکت تھا۔

باس اھڑا کچھ کہے۔ لاپڑ داشتے کہا۔

چلکے سے گزار کچھ جو باس نے حکم دیا۔

ادل پاچ کارت نہ سائبیل پر گیا یعنی پھر اپنی چلکی سے ایک لاپڑ اپنی
ٹرت آتی نظر آئی۔

خڑھے یاں تسلک۔

اصحاب پران سب کے تھوں میں شیئن گئی نظر آہی تھیں۔

عمران دعیوں کی لاپچ تیری سے دوڑ دی
 تمی ان کا رخ اس چکی کی طرف تھا جہاں
 سے طرانہ سر پر انہیں اطلاع مل تھی کہ ایک
 لاپچ دیکھ لیا ہے تھوڑتھی دیر بعد ابھی
 ایک لاپچ دھنچی ہرنی نظر آئی یہیں اس کا
 رنگ تباہ رہا تھا کہ لاپچ سر کو روی سے۔
 تھوڑے سے دھنچے کے بعد وہ لاپچ کے تیر
 پہنچ گئے۔
 کھنگری ہے وہ لاپچ۔ عمران نے یعنی
 کہا۔

اب کیا کیں بآس۔ تھاتی کرنے والی لاپچ میڈیجی میں پچھلے گی
 ملیدتی سے عزٹ خوری کا بآس پہنچ لومیاں سے منزل نذیارہ دو رہیں
 اور پھر جندی منت بددہ چاروں عوام خوری کا بآس پہنچ لمسندر میں کوئی
 لاپچ لمسندر کے سینے پر ڈول رہی تھی اس کا ابھی نہ سوچا تھا۔

مددگری
 نامور
 ادیبہ
 حمزہ
 عرشی بیان
 حضرت
 میس ریس
 کی امداد تک ریر
 جمال پبلیشورز - بلوہرگیٹ - ملستان

بیوں بس اور رے دوادر تین بیاس بیج آکیسوں کی بڑی ٹھیکیوں کے ان کے
پاس بچ گئے تینوں نے جلدی سے دہ بیاس پتے چھر انہوں نے پانی میں چلنے
والی خصوصی ٹھیکیں بیان کیں اور انہیں دہیں بھجوئے کا حکم دے کر منہ میں
کوڈ گئے دہ کافی دریک سندھ کے اندھتیرستے رہے لیکن کوئی شخص اپنی نظر
کا ادھر کوئی نیزے نہیں۔ بیک نیزہ اور عراں کے بیاس میں گلے ہوئے ٹھانیوں
پر کپٹی ٹھیکیں کی آزادا بھری یہ خصوصی طرز کا ٹھانیوں پر غوطہ بازنے کے بیاس میں
کا ثابت تارک دھانیوں میں اسافی سبادت پتے کیسیں اور ادھر ویخنسیں
بھر کیتیں ٹھیکیں نے اشارہ کیا اپنی کافی دہ سندھ کے اندھا ایک دھیون نظر آیا
وہ تینوں کی موت تیرتے گلے۔ تزویہ کیتے پر اپنی ایک بڑا گھونک نظر کیا۔
اتا بیان ٹھانیوں کے بھی ہنسی دیکھا تھا زد دیک اکران کی آنکھیں جرت
سے پتھ کیں کہ جس کو کوڈہ گھونکہ بھجوڑ سے تھے دہ دہاصل ایک پتہ
پڑا اور دن تھی جس کی شکل گھونکہ جسمی تھی۔ آمدیدن پانی میں ساکن کھڑا تھی۔
وہ تیرتے ہوئے اس کے زردیک اگلے یکین آبدہ زکار کوی دہ دہانہ نظر اپنی آدمی
تھا اپنی کے اس کے چہوں طرف چکر لگایا تکنی بے سوراں ہی دہ اس اچھن میں
کھل کیا جائے۔ اچاک اپنی آبدہ زکار ایک موت سے دہ دہانہ ھکتا نظر آیا۔
وہ تیزیں آبدہ زکار مختلف سائیڈوں کی آٹیں پوکے دہ دہانہ کھدا اور اس
میں سے ایک غوطہ خود پر بارہ نکلا دہ اور ادھر دیکھ رہا تھا کپٹی ٹھیکیں اس

بھجوی سپاہیوں تے دیکی موت اشادہ کی۔

اور ان کی لاپتہ پھر تیر سے بگے بڑھنے لگی کافی دہ دہ انہیں سندھ کے سے
پہاپکلا پر تیری ہوئی نظر آئی سب دہ اس کے تیر سے تو دہ خالی تھی اس
کا اجنبی تہ صاحان کیلا پا اس لامبا تر کے ترسہ کر دک گئی عران اور کچھیں نکلیں
بچتی سے اس لامبا پر چڑھ گئے۔

سر اس کا پہنچل ختم ہو گیا ہے۔ عران سے بلکہ تیر کو بتایا۔

ہمچل تو ختم کیاں گے؟ بیک نیزہ نے الجھن کہتے ہیں کہ یہ میں کیوں کر دہ
سک سندھ سپاٹھ قاصدیں بھی دہان سے کافی دہ دہ اس لے جو بھن بھسی
قاک جنم تیر کر ساصل پر جانچے ہوں۔

باں بیان ایک غوطہ خود کا دہ اس پڑا پڑا ہے۔

اتھنسی کپٹی ٹھیکیں کی آزادا کی جو کینون کی خوشی سے دہ دہا تھا۔

اب سمجھ میں ایک بیم غوطہ خود کا بیاس پہن کر منہ میں کوڈ گئے ہیں بیک
نیزہ نے جواب دیا۔

اتھنسی کلاری لاپتہ بھی اک سکتیر پر بچن پکتی۔

تم وکل کے پاس غوطہ خود کے بیاس ہیں۔

عران نے اس سے پوچھا۔

یہ ساری کے آئینوں نے جواب دیا۔

عوخط خون سے نیادہ ندیک تھا چانپر وہ پھر قی میں اگے بڑھا اور پھر اس
کے ساتھ کردہ عوخط خود چونکا بیشی سیکل اس سے لپٹ گی اچانک دیکھ کے
بھرم کی گئی اس کے ساتھ سے چھوٹ گئی تھی اس کے ساتھ میں بھی نہ دیکھ کر کیون
میکل نہ اسے چھوڑ دیا وہ تیری سے دعاویٰ کی طرف بڑھا یعنی بیشی سیکل
کی گئی سے خلاں کا دعاویٰ درج عوخط خود ترشیٰ کیا۔ چند ڈن بعد وہ عوخط خون مرد
پرکار سیندر کی طرف کی طرف جاتے رہا
وہ دعاویٰ بھی بیک کھلا جاتا تھا۔ چانپر وہ تین میٹر سے الک کی طرف بڑھتے
گئے چند میٹر بعد تینوں آب درزیں داخل پر چلتے علاقہ سے آخرین
تھا اس سے پٹت کی آبندن کا دعاویٰ نہ دیکھ کر دیا ایک بھرما ساکھہ تھا میرے
خیال میں عوخط خون کا بیاس تار دینا چلپتے تھا کیونکہ اور دشمنی میں آسائی
عوان نے کیا
اویس پرکار نید کھم ٹھنپتے پر سب نے دیا اس اکار میں بیکنیہ
اگے بڑھا اس نے سائٹ کا دعاویٰ کھولا تو ایک اپستول کی تال اس کے پیسے پڑگ
گئی۔
”سالاریت“ پستول طے کردہ تیری سے کہا یعنی بیک ذیر دہنسی جانتا
تھا اس کے جواب میں کیا کہتا ہے چانپر اس نے پھر قی میں اگر کیوں دیکھ کر
وہ اس دعاویٰ کا تھا اکار کھو۔ بیک نہ دنے کھسکوں آواتریں کہا۔

عوخط خون سے تھا چانپر وہ پھر قی میں اگے بڑھا اور پھر اس
کے ساتھ کردہ عوخط خود چونکا بیشی سیکل اس سے لپٹ گی اچانک دیکھ کے
بھرم کی گئی اس کے ساتھ سے چھوٹ گئی تھی اس کے ساتھ میں بھی نہ دیکھ کر کیون
میکل نہ اسے چھوڑ دیا وہ تیری سے دعاویٰ کی طرف بڑھا یعنی بیشی سیکل
کی گئی سے خلاں کا دعاویٰ درج عوخط خود ترشیٰ کیا۔ چند ڈن بعد وہ عوخط خون
پرکار سیندر کی طرف کی طرف جاتے رہا
وہ دعاویٰ بھی بیک کھلا جاتا تھا۔ چانپر وہ تین میٹر سے الک کی طرف بڑھتے
گئے چند میٹر بعد تینوں آب درزیں داخل پر چلتے علاقہ سے آخرین
تھا اس سے پٹت کی آبندن کا دعاویٰ نہ دیکھ کر دیا ایک بھرما ساکھہ تھا میرے
خیال میں عوخط خون کا بیاس تار دینا چلپتے تھا کیونکہ اور دشمنی میں آسائی
عوان نے کیا

اویس پرکار نید کھم ٹھنپتے پر سب نے دیا اس اکار میں بیکنیہ
اگے بڑھا اس نے سائٹ کا دعاویٰ کھولا تو ایک اپستول کی تال اس کے پیسے پڑگ
گئی۔
”سالاریت“ پستول طے کردہ تیری سے کہا یعنی بیک ذیر دہنسی جانتا
تھا اس کے جواب میں کیا کہتا ہے چانپر اس نے پھر قی میں اگر کیوں دیکھ کر
وہ اس دعاویٰ کا تھا اکار کھو۔ بیک نہ دنے کھسکوں آواتریں کہا۔

Prepared by: S.Sohail Hussain

سب تو قسم شما عوں کا کر شرخ تھا یہ شعا عیں ابھی حال ہی کی ایجاد تھیں۔ ان
شما عوں کو پیلا کرنے والا آلم دردازے پر گاریجا ہاتا تھا حاجب دعوانہ کھلت تو
ان شما عوں کی وجہ سے کرتے میں جمالا کا دبایہ بڑھ جاتا اور اس دبایہ کو
پانی کرنے کے اندر دلخیں نہ ہو سکتی تھا جس دعوانے سے وہ داخل ہوئے
تھے دہانی بھی مت نہیں کرم لگا ہوا تھا۔ بلکہ تیرہ دستے پھر تی سے دعوانہ
بندگی خود آبیدنے نکل گی تھا وہ دعیا رہ اجنبی نہم میں داخل ہوئے دہانی ان

کی نظر نہیں گئے ہوتے میں پر پڑی جز تیری سے جمل بچھ رہا تھا۔
وہاں پاس پول چیدھے ابتدی دھوپتھ جوست جائے گی۔

جیکہ زیرہ نہ تھا۔

تو کوئی ہم اس مشین کو تردد کر آبیدن کو بھیجا گئے
کیونچہ اسکیلے ہے کہا۔

ہرگز بھیں اب وقت لگ رکھ لے

ٹھران لے گے۔

پھر تیری سے برا صالح چڑھتے ہوئے گیلری میں آئے گیڑھ سے ہوتے
ہوئے وہ اس مکرے میں پیچھے اپنے نے تیری سے دوبارہ عنطر خودی کے
لامکا پیٹھے اور پھر دعوانہ کھل کر آبیدن سے باہر نہیں دھل ہو گئے
وہ تینوں تیری سے تیر رہے تھے وہ آبیدن سے نیاد میں نیاد میں دندن پاچلتے

اک سے ان کی توجہ دعا کی طبقی کر اپنک اکا یا س نزدیکی میز پر
بشن دیا چکا تھا۔

کیونچہ شکل کی منی گئی گوئی دو فناپ اپن تو مدین ٹھر گئے یکی سے
ان کا ہاس کھلا رہا تھا۔ وہ بچھ نیچے مل گئی تھی۔ ہاس یچے فاسی بڑھا چکا ف
فرش میں چکا تھا۔ اتنے میں دعوانہ کھل..... اور عین کو گیل چیز
دعوانے سے پر تین آدمی پڑتے توب رہے تھے۔

بامہر نکلو۔ بلکہ نزد چھتا۔

اوہ دوہ تینوں ٹھر ہیں اسکے

گیلری مغلیقی اپنے نے پھر تی سے باتی کرنے دیکھتا ہے یکی سے عالی
گیلری کی دوسروی سائنس میں ایک دعوانہ بناؤ رہا تھا وہ تینوں اس میں داں
گے میہان سٹھیں ہیں ہر سو تھیں وہ تیری سے سٹھیں ہیں اتر کر بچھے
دھواں بھی رہم میں پیچھے چکتے۔

ابن رہم میں اپنیں خالی طالباً آبیدن میں دیدارِ لفڑی نہ تھی۔ اور وہ
آدنی جو گیلری میں مادرے گئے تھے ابکی رہم میں کام کرتے تھے وہ سب
مار بھر مول کے سر پر لو کر ڈھونڈا بسے تھے ابکی رہم کی سائنس میں ایک کو
جس دھاں میں دھل ہوتے تو اس کا دعوانہ اپنیں کھدکا لیں گے
تھی کہ دعوانہ کھلا رہتے کے باوجود پالی اندھیں اور اس تھا عین کوچھ ای

بیرون کا آبندن تباہ ہوئی تھی۔ بیک نیرد سے جواب دیا۔

آبندن، سیل کا نالہ کی اسکھن حیرت سے پھٹ کیں۔

سرطان کا نظر تم وقت صائم کر رہے ہیں

فدا میں کاپڑے بخواہوں۔

اور سول کا نذر قرباً اپنی لاپچ کی طرف وڈا گیا شاندی اس کی حضوری لا رخ

میں ہوا تیر پھٹ گا۔

پندرہ مرٹ اور ایک ہیلی کا پڑاں کے سر پر پھٹ چلا تھا۔

ہیلی کا پڑتے سر پر یعنی چھپے ٹکانی کی اور پھر باری باری عروج کیٹھی شکیں

اوہ میک لیر دیلی کا پڑا پڑھ گئے۔ عروج کے بیک نیرد سے دروسی لے لی۔

اور یعنی سندھ کا طرت بوزد و یکھنے کا ہیلی کا پڑتے سندھ کے اور پر دلا کر رہا

تھا اور سلیمان نے اس کا پڑھا تھا۔ پھر دراہیں ایک لاپچ سونرے کے پس پر تیر قی

جن کا نکار کیا۔ وہ ہیلی کا پڑا اس لاپچ کی طرف پڑھ گیا جب دھاس لاپچ کے

زپ سینچا تو دھاس اپنی ایک آدمی شین گل لئے کھو نظر آیا۔

ہر کشان، عمران نے ہاں کلک لالا!

امیری کا پڑھنا غلبہ پر پرسی۔

ہم بدل کر لاپچ کو تباہ کر دو۔

بیک نیرد سے ہیکن شکیں کو کلم دیا اور کہنی پر شکیں تے سیل کا پڑھ کے

تھے۔ جب دھ کافی دو دن اگئے تو سونر میں ایک شعلہ سالپا بے پناہ ہوئی بیٹا

ہوئیں اور اس مگر انہوں نے آبندن کے مکارے اٹھ گئے اب دھ سل کے قبیلے پر

چکے تھے ہوئیں نے چند نشکے لئے اپنی سونر میں خوب چالا لیکن پھر دھ رکھا

سمندھ میں ہوئے گے۔

جیسے بیک دھ سل سندھ پر اترے اپنیں کچھ دھ بہت کی لاپچیں نظر آئیں وہ

تیری سے ان لاچوں کی طرف پڑھے لائپنیں نہ مادیں چار چیں جب وہ لاچوں

کے تردیکی پتے تو اپنیں ہیل کا نمودر ملیت، اس نکا ایک پل رکھے میں کھو اغڑا کیا

وہ دھ سری لاپچ پر چڑھ گئے وہ سیدھے کھین میں گئے تاکہ غلط خود کی

ہدایات نہ کیں۔ اپنی سندھ اس اکالا، بیک نیرد سے دربا اقبال سپرنا

لیا تھا دھ ہیل کا نمودر کے سخت بزرگاب کے پہنیں آنما پا تھا۔ وہ ہبھک

نیول کا نہاد نہیں ان کا لاپچ پس اچکا تھا۔ وہ سیدھا عالمیک تیر کو کار

پڑھا کیوں کر دھ تھا کی وجہ سے کچھ کی تھا کہ سبی ایکٹھے ہو گا۔

کھدا دھ غلط خود تو دھر سین آیا بیک نیرد سے فرائی پھا۔

تو سر،

پول تو فراؤ اڑا سی طپ پر ایک ہیلی کا پڑھا کلاؤ اجمیں غلط خود کا دیا جائے گا

فراء ہرگیا ہے۔ دھ بکیں نہ کیں مزدرا بھرے گا۔

یہ سندھ میں کیا دھکہ کہ سوا تھا جواب۔ نیول کا نالہ سے پوچھا۔

ویسے بندوں پر ہوا ایک دستی بم کالا اس کا لکپ ملکچہ کر جو کو لوٹ
سے دبایا سیل کا پڑاب دبایا رہ پڑ کے اور پڑھنے کا تھا لیکن لاپتہ ہوا
کہ قومِ شیخی کی سیمی کے ہیل کا پڑکوٹ شہ بیانے کے لئے تیار کھلا جائی
جیسے ہی ہیل کا پڑلا پڑ کے عین اور پہنچا کیلئے ہیل نے نیچے چک کرم
چک دیا۔ اس سے پہنچ کر اس کا جسم دبایا ہیل کا پڑکے اور تراشی
کی کر گئیں کو وچھا دیل کا پڑک کیا ایک گئی کیپن شکل کے بازیں مکمل
ادھر کیپن شکل ایسا تازہ میر قارن سکھ کا چنا پکر دہالت کر ہیل کا شہ
بایک گئی اور جراں کا جسم تیری سے مندر کی طرف جا گئے لامجم کاٹ دے
حذیک دل گویاں ہیل کا پڑکی شیخی میں مل چکی قیس اور سیل کا پڑھتے ہی
یک پن شکل کا چھکا ہجا ہم نیل پڑھنے کے میں سر پھٹانا درجہ اور
ٹھکوٹ مند میں پھر گئے۔

پتے کر دیک زیر نے تیری سے ہمہ^۱

اوپر ڈرسے لے چک زیر اور عران مند میں کو گئے اس سے بے
کو ہیل کا پڑلا پٹکتے ہیک کو ہیل کا پڑک ایک دھماکے پٹ لیں پھر
دو ڈول کے گھر کے جایں پھر کے دیک زیر اور عران تیر کی طرف مند میں گئے
گہر کیپن شکل دبایا مند کی سلی پر پہنچ چلا خاماں کے باندھے خلا
کیل شکل دبایا جو اس سے پہنچ کر جنم پھر کیپن شکل کے سینے میں پوت
تیری سے بہ رہا تھا اس نے اپنے سے خروجی ددر جنم کو بھی پانی میں تیر



داشی منزل کے ہال میں سکرٹ مرس
کے تمام پر مرد جاتے۔
اپنی تحریر بھی تھا اب وہ تقدیس سے
محنت ہدیہ پہلکا تھا ابھی کردہ رہی باقی تھی
تکھڑی درايدہ ڈرانسیں کلاب جل اتحاد اور
چلیا تھے جو ڈرانسیں کے پاس بیٹھی تھی تیرزی
سے ایک بُنِ مداریا۔
ڈرانسیں سے ایک شوکا آوازا بھری۔
بیرونی، ایکٹر نے مخصوص لیٹیں کہا
یہ مرن جو لیتے جیسا دیا۔

ہستا بیک نزیر دل کی لات بھرم کے بیسے پر پڑی اور تکلیف کی درج سے خوبیں
لے تھے سے چھوٹی الی اور کوئی چارہ نہ دیکھتے ہے جوں نے کہیں شکلیں کی اگر
دھولوں ملے تھوڑے پکڑا۔ جو کسے بال اندھیں میں ہے پناہ طاقت تھی کیونکی شکلیں
دم گھٹنے کا اس نے لگی چلانے کے لئے اپنا بال اندھرا بیا لیکن اس سے ہے
کہ اس کے لگن کا دار جوں پر پڑتا جوں کا گرفت ڈھلی پچھلی عربان کا نہ دھوڑا
جوں کی کچھی پر پڑ چکا تھا اور دسکے لئے بیکنرید کی لات بھی اس کی کمر پر کام
کے منسے تھن بینے کا اندھہ ہے بروش ہے گی۔

تیونوں کے اسے سمجھا اور سچے سمندر پر اگئے اہمی اپنی طرف ایک سرخان
لاپن بڑھتی نظر آئی شاملا دھیلی کا پڑ کر تباہ ہوتے دیکھ کر ادھر اگئے تھے
نزدیک کئی کھنچی اور دھم کو لے ہوئے پانچ پر سوار ہو گئے۔

حک کی نادر انتہی عذر ابا نو عرضی بی اسے کی اشت تحریر
ایک حقیقت جس کی لکھ آپ اپنے
دول میں حموں کریں گے۔

شانم

ایک ایہ اور سہم لائی کی کی داستان جو ذات پات کی
سیب پر پڑھا دی کئی و جاہ مصنوعات اور وفاکل ایک ایسی کہا
جسیں آپس بھی ہیں اور آنسو بھی۔ اعلیٰ علماء۔ تیمت۔ ۳۷٪

بجمال پبلیشورز۔ یوہر گیٹ ملتان

لیکن تمام بجز موجو درہ بنی۔

ایسا سر۔

اد کے ہم دوں کیس کی تفصیل اپنے کے لئے تاب ہو رہے ہیں اس کیس
کو حمل کرنے کے لئے ہم سب کریے پناہ کام کنا پڑا ہے تیر تو اس سلے میں
مرتے مرتے چلا۔ بہر حال میری طرف سے اسے تی زندگی میار کہو۔

یہ کیس دھماں بہت الجما سوا تھا جو موں کی تیقینم کا نام "سایولیٹ آگز"
تھا۔ سایولیٹ آگز پیاری زبان میں گھر لگے کہ کتنے ہیں چوکر ان جو موں کا
سر برداہ دیکھ پیاری تھا اور دوسرا ان کی آبندن گھر لگے کی تھی اس
تلہ اپنادتے اپنی تیقینم کا نام سایولیٹ آگز بہر تھا ان 7 پیڈ کلار دھماں
ایک یورپی لکھ میں ہے چارے مکہ میں کی آنکھ کا تقصید ہوتا خداک تھا
آپ لوگوں کو شہادت علم پہنچ کر جانا ایک ایک دوست مکھی مدد سے یا یونیون
ہمہ بیان کر رہا ہے مائیڈری بھی کیمکی کے آخری ملٹی میں ہے اس نصیر کی تمام
تفصیلات اور اس دوست مکھی کے ساتھ کے لئے ہو رہے تھا مکھی کی اصل کاپی اس نماں
میں موجود تھی۔ جسے جو موں سے اڑے جو موں نے ایک تھیان طلاق اتنا دیکھا
تھے میا زاری یہ تھا شفافیت کی تاکہ ملکہ میں سنتی پھل جانش پھر اپنے
ایک بیک درستنی کی کوشش کی۔ یہ سب اس وجہ سے چاکر بیکڑ مدرس اور اس آنکھ
ڈکی کی وجہ اس طلاق سے ہو جائے کہ یہ جو موں دھماں بیک دوست نہ دے ہیں چنانچہ

بھی ہوا ہم سب کی توجہ بکھن کی طرف ضعف بیکھی اور وہ اسی دلخان نماں
لے اٹھے جو موں کا منظہ دراصل یہ تھا کہ اسی منظہ کی تفصیلات حاصل کر کے
اس لکھ دی کو اٹھا دیا ہے۔ جہاں یا میڈن ہم یہ سایا پر رہا ہے دوسرے اس
محابت کی تفصیلات اس عک کو بیچ دی یا میں جسی نے ان کی خدمات حاصل
کی تھیں وہ دھکہ بھیں پتا تھا کہ سایا پر اس درست کے کوئی تعلق نہ ہے دوسرے
کے پیغامات سے ہمیں آتا مانتا تھا۔ پتا پچھا اس محابت کی تفصیلات
خالی سر جانے سے دو درست مکھ چاری مدد کرنے سے انکار کر دیتا احمد صرا
حتیں سے کہیں جن الدار ایک یونیکیں پڑھاتی ہو جانے مکھ کی خارج پاسی کے
بے اہتمام خطاک برتیں۔

نماں کے چوری پہنچنے کے بعد میں نے سر پا کر جو موں بھری کرتا ہے کریں گے
چنانچہ نیکوئی پر محروم استھنات کر دیتے گئے تھے یہی جو موں پڑھ کر
اپنے سرچار نیکوئی کرتا ہے کرتے ہیں ایک دوسرے اس کی میں کو ختم کر دیں
گئے تاکہ نیکوئی کرتا ہے کرتے ہیں پس ایک سیکھ اور اس کی قیمت تھی کہ کام تو نیکوئی کے
تباہ کرنے سے اپنے اس کی میں کو ختم کر دیں۔ اس دو ران اپنے نے
تباہ کرنے سے اپنے اس شدید خلخلوں کا سامنا کرنا پڑے گا۔ اس دو ران اپنے نے
تباہ کر پہلی میں زخمی کر دیا اور صدر کرے اٹھے سپریٹشن فیاض چونکہ عران
کے لیٹت آتا باتا تھا۔ اس لئے اپنے نے پس پڑھنے تھا جن کو کبھی اغا کر لیا۔
اپنے سے بھاک کہ عران یا تو خدا یا کسی ہے یا ایکشہ کو مانتا ہے اس لئے وہ

ایک شوکی آغاز آئی۔
سب ناوش رہے۔
اوے کے اور دیا ملیاں۔ ایک شوکی آغاز آئی بند ہو گئی۔ اور طریقہ کا جب بچھ گیا،
سب وہ عمران کے گرد گئے اور عمران اپنیں اس ڈبے کے تعلق بنائے
کا جس کی وجہ سے اپنی نے سندھک اس کا تناوب کیا
یہ تو جادہ کا پتہ ہو گیا۔ صندھ نے کہا۔

باصل۔۔۔ اور یہ اس ساری۔۔۔ جادہ کو لے جادا ہے۔
عمران نے پہنچے یعنی کی طرف اشاعت کیا۔ اور ایک رند و لاقیقہ کر کے میں گوچ اٹھا

پکے بوب صفت جناب ایم اے ماجد کے قلم سے
ایک اور چکما مر خیز جا سوسی نارول

ایک شوکار

عمران کے نک میں جنم یعنی والی ایک خونک اور لڑکہ خیز کہا ہی
صندھ پر ایک شوکی حقیقت کا انٹھات۔ کیا اس نے عمران کو ایک شوکان پا
خونکہ سرورت اعلیٰ طباعت قیمت پندھر پیے

عمران کے پاس گئے اور پھر اتفاق سے عمران کی پٹ شکلی جو جذب اور صدیقی نہیں کی دبیاں تک پہنچ گئے۔

اب میں نے جو بیا کو چلاہ بنا کر آگے کیا دہ جانتے تھے کہ جو لیا عمران کی
ساقی ہے دبیاے جو بی کو مجی مقامی ہے۔ کوارٹ میں مجھ بیا میں جو لیا کا تناوب
کرتا ہے اس دبیا جا پہنچا۔ دبیا سے بھی جنم تکل جانتے میں کامیاب ہو گئے
کی پٹ شکلی سے دبیا سے جسی بچھ لجو چو اور دبیری اور پھر قائم اضاہ بہرہ کیا۔ دہ
خالی دا بے دبیا سے جنم دیاں کر اپنی آبدرت میں پہنچ گئے ہم ایک اے
تناوب میں دبیا جا پہنچے اور پھر کا قی جو دبید کے بعد ان کے سربراہ کو پکڑنے
میں کامیاب ہو گئے۔ اس کے بینے سیدھے ہوئے ایک دا لپر دوت تیکے میں
سے دہ خالی بھی برد بند ہو گئی۔ اور اس کی اونت نزدیکی پر بک کے دسکھتا تھی پہنچے
گے اور دیچا اور اس کے ختنے سے بھی فنا حق نے گرفتار کر کے لئے اور اس طرح یکڑی
تباہ ہوتے کی نوبت ہی داتی۔ اور کس نعم ہو گی۔ کوئی حال۔

سرائیت تھا ہر ہمیکا کوارٹ سے سندھک ان کا تناوب کیے کیہت جا جام سے
بہلے ان کی کار جا گئی تھی۔

کی پٹ شکلی نے سوال کیا۔

یہ ایک مدید طریقہ تناوب کا تجھ تھا صبک کا تھیلات عمران اپنیں بتا دے۔
اوہ کوئی حال۔